بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ● نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ● وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

ماہنامہ

احمدیہ گزٹ

ٹورانٹو کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی تربیتی و دینی مجلہ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شہادت 1375 ہش

اپریل 1996ء

جلد 25

شمارہ 4

فہرست مضامین

○ قرآن مجید
○ حدیث
○ ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام
○ خدا کی تقدیر یہ فیصلہ کر چکی ہے کہ ہر سال احمدیت کے حق میں نئی شان کا سال ہوگا
○ تیسری عالمی بیعت
○ اسلامی اصول کی فلاسفی : بطرز سوال و جواب
○ وہ برگزیدہ شجر لڑ رہا تھا موسم سے
○ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتدائی حالاتِ زندگی
○ ہفت روزہ انٹرنیشنل الفضل لندن
○ الیگزینڈر رسل ویب کا قبولِ اسلام
○ پردہ یہ درمیان سے اٹھا کیوں نہیں دیتے
○ الحاج السید محمد حلمی الشافعی کا ذکرِ خیر
○ بعض دیگر مضامین

نگران: نسیم مہدی، امیر و مشنری انچارج

مدیر: حسن محمد خان

نائب مدیر: ہدایت اللہ ہادی

معاونات: طاہرہ ہادی، نوروز ملک روزی، آنسہ طلعت

مینیجر: خلیفہ عبدالوکیل

پرنٹر: برادرز پرنٹنگ

قرآن مجید

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ
صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝۳۳
وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ
هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ
كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ۝۳۵

وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰهَآ
اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝۳۶

(سورۃ حٰم السجدہ 41 : 34-36)

اور اس سے زیادہ اچھی بات کس کی ہوگی جو کہ اللہ کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے اور اپنے ایمان کے مطابق عمل کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں تو فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ اور نیکی اور بدی برابر نہیں ہو سکتی۔ اور تو بُرائی کا جواب نہایت نیک سلوک سے دے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ شخص کہ اس کے اور تیرے درمیان عداوت پائی جاتی ہے، وہ تیرے حسن سلوک کو دیکھ کر ایک گرمجوش دوست بن جائے گا۔

اور (باوجود ظلموں کے سہنے کے) اس (قسم کے سلوک) کی توفیق صرف انہی کو ملتی ہے جو بڑے صبر کرنیوالے ہیں اور یا پھر اُن کو ملتی ہے جن کو (خدا کی طرف سے نیکی کا) ایک بہت بڑا حصّہ ملا ہو۔

حدیث

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ، رَدُّ السَّلَامِ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ، حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ، اِذَا لَقِيْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، وَاِذَا دَعَاكَ فَاَجِبْهُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهٗ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ، وَاِذَا مَاتَ فَاتْبَعْهُ۔

(بخاری کتاب الاستیذان باب افشاء السلام)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کے پانچ حق ہیں۔ ایک سلام کا جواب دینا۔ دوسرا بیمار ہوجائے تو اس کی عیادت کرنا۔ تیسرا فوت ہوجائے تو اس کے جنازے میں شامل ہونا۔ چوتھا اس کی دعوت قبول کرنا۔ پانچواں اگر وہ چھینک مارے اور الحمدللہ کہے تو اس کی چھینک کا جواب یرحمک اللہ کی دعا کے ساتھ دینا۔

صحیح مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کے چھ حق ہیں۔ جب تو اسے ملے تو اسے سلام کہے اور جب وہ تجھ سے خیرخواہانہ مشورہ مانگے تو خیرخواہی اور بھلائی کا مشورہ دے۔

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑادے

پس تم ایسے ہو جاؤ کہ خدا تعالیٰ کے ارادے تمہارے ارادے ہو جاویں

پس تم ایسے ہو جاؤ کہ خدا تعالیٰ کے ارادے تمہارے ارادے ہو جاویں ۔ اسی کی رضا میں رضا ہو ۔ اپنا کچھ بھی نہ ہو سب کچھ اس کا ہو جاوے ۔ صفائی کے یہی معنے ہیں کہ دل سے خدا تعالیٰ کی عملی اور اعتقادی مخالفت اٹھا دی جاوے ۔ خدا تعالیٰ کسی کی نصرت نہیں کرتا ۔ جب تک کہ وہ خود نہیں دیکھتا کہ اس کا ارادہ میرے ارادے اور اس کی مرضی میری رضا میں فنا نہیں ہے ۔

میں کثرت جماعت سے کبھی خوش نہیں ہوتا ۔ اب اگرچہ چار لاکھ بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے ۔ مگر حقیقی جماعت کے معنے یہ نہیں ہیں کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر صرف بیعت کر لی ۔ بلکہ جماعت حقیقی طور سے جماعت کہلانے کی تب مستحق ہو سکتی ہے کہ بیعت کی حقیقت پر کاربند ہو ۔ سچے طور سے ان میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہو جاوے اور ان کی زندگی گناہ کی آلائش سے بالکل صاف ہو جاوے ۔ نفسانی خواہشات اور شیطان کے پنجے سے نکل کر خدا تعالیٰ کی رضا میں محو ہو جاویں ۔ حق اللہ اور حق العباد کو فراخدلی سے پورے اور کامل طور سے ادا کریں ۔ دین کے واسطے اور اشاعت دین کے لئے ان میں ایک تڑپ پیدا ہو جاوے ۔ اپنی خواہشات اور ارادوں آرزوؤں کو فنا کر کے خدا کے بن جاویں ۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم گمراہ ہو پر جسے میں ہدایت دوں ۔ تم سب اندھے ہو مگر وہ جس کو میں نور بخشوں ۔ تم سب مردے ہو مگر وہی زندہ ہے جس کو میں روحانی زندگی کا شربت پلاؤں ۔ انسان کو خدا تعالیٰ کی ستاری ڈھانکے رکھتی ہے ورنہ اگر لوگوں کے اندرونی حالات اور باطن دنیا کے سامنے کر دئے جاویں تو قریب ہے کہ بعض بعض کے قریب تک بھی جانا پسند نہ کریں ۔ خدا تعالیٰ بڑا ستار ہے ۔ انسانوں کے عیوب پر ہر ایک کو اطلاع نہیں دیتا ۔ پس انسان کو چاہیئے کہ نیکی میں کوشش کرے اور ہر وقت دعا میں لگا رہے ۔

یقیناً جانو کہ جماعت کے لوگوں میں اور ان کے غیر میں اگر کوئی مابہ الامتیاز ہی نہیں ہے تو پھر خدا کوئی کسی کا رشتہ دار تو نہیں ہے ۔ کیا وجہ ہے کہ ان کو عزت دے اور ہر طرح حفاظت میں رکھے ۔ اور ان کو ذلت دے اور عذاب میں گرفتار کرے ۔ انما یتقبل اللہ من المتقین (سورۃ المائدہ 5 : 28) متقی وہی ہیں کہ خدا تعالیٰ سے ڈر کر ایسی باتوں کو ترک کر دیتے ہیں جو منشاء الٰہی کے خلاف ہیں ۔ نفس اور خواہشات نفسانی کو اور دنیا و مافیہا کو اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں ہیچ سمجھیں ۔ ایمان کا پتہ مقابلہ کے وقت لگتا ہے ۔

بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ایک کان سے سنتے ہیں دوسری طرف نکال دیتے ہیں ان باتوں کو دل میں نہیں اتارتے ۔ چاہے کتنی نصیحت کرو مگر ان کو اثر نہیں ہوتا ۔ یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ بڑا بے نیاز ہے جب تک کثرت سے اور بار بار اضطراب سے دعا نہیں کی جاتی وہ پروا نہیں کرتا ۔ دیکھو کسی کی بیوی یا بچہ بیمار ہو یا کسی پر سخت مقدمہ آ جاوے تو ان باتوں کے واسطے اس کو کیسا اضطراب ہوتا ہے ۔ پس دعا میں بھی جب تک سچی تڑپ اور حالت اضطراب پیدا نہ ہو تب تک وہ بالکل بے اثر اور بیہودہ کام ہے ۔ قبولیت کے واسطے اضطراب شرط ہے جیسا کہ فرمایا امن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء (سورۃ النمل 27 : 129)

(ملفوظات جلد 10 ، صفحہ 136-137)

"وہ خدا جس کے ملنے میں انسان کی نجات ہے اور دائمی خوش حالی ہے وہ بجز قرآن شریف کی پیروی کے ہرگز نہیں مل سکتا

(مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

خدا تعالیٰ کی تقدیر یہ فیصلہ کر چکی ہے
کہ ہر سال احمدیت کے حق میں نئی شان کا سال ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ 29 دسمبر 1995ء بمقام مسجد فضل لندن

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا 1995ء اللہ کے فضل سے بہت سی خوش خبریاں پیچھے چھوڑ کر رخصت ہونے والا ہے ۔ اس سال میں بہت سے اہم واقعات رونما ہوئے ۔ حضور نے فرمایا کہ ہم سب کو اپنے سال گزشتہ کے حالات پر ایک نظر ڈالنی چاہیئے کہ اس دوران کتنی بدیاں اتار پھینکیں اور کتنی خوبیاں نئی حاصل کی ہیں ۔ یہ جائزہ ہر سال کے اختتام پر ہوتا رہنا چاہیئے ۔ وہ ذمہ داریاں جو آپ کے سپرد ہیں ان پر غور کرنا چاہیئے ۔ حضور نے فرمایا اپنی ذات سے جائزہ کا سفر شروع کریں اور پھر اسے اپنے بیوی بچوں ، ماحول اور دوستوں پر پھیلاتے چلے جائیں ۔ پھر اس سے گزشتہ سال پر بھی اچٹتی سی نظر ڈالیں کہ کیا ہمارا قدم آگے بڑھا ہے یا پیچھے ہٹا ہے ۔ رمضان المبارک بھی آنے والا ہے ۔ رمضان سے رمضان کے سفر کا بھی جائزہ لیا کریں ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کے آغاز میں تشہد ، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ البقرہ کی آیات 18 اور 19 کی تلاوت فرمائی ۔ ان آیات کے حوالہ سے حضور نے فرمایا کہ ان میں ایک نور کا بھی ذکر ہے اور نار کا بھی ذکر ہے ۔ اس طرح سورۃ نور میں بھی ایک نور اور نار کا ایک ہی جگہ ذکر ہے ۔ سورۃ نور میں جو لو لم تمسسہ نار فرمایا گیا ہے وہاں نار سے کیا مراد ہے ؟ اس کا ایک مطلب تو یہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ تیل اپنی ذات میں ایسا شفاف تھا جو بھڑک اٹھنے کے لئے تیار تھا خواہ آگ اسے نہ بھی چھوئے ۔ پھر اللہ کی طرف سے جب نور اترا تو اس نے اسے بھڑکا دیا ۔ وہاں نار کا ذکر نہیں ہے ۔ حضور نے فرمایا کہ دعا کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے جو مضمون سمجھایا ہے وہ یہ ہے کہ انسانی صلاحیتوں کے تیل پر بعض دفعہ اس کی فطرت کی نار بھی اثر انداز ہوتی ہے ۔ اور لو لم تمسسہ نار سے میرے نزدیک یہ مراد ہے کہ آنحضورؐ کے وجود کو نار مس نہیں کر سکتی تھی ۔ ناممکن تھا کہ کسی پہلو سے بھی نار کا آپؐ پر اثر ہو ۔ آپؐ کی کسی نفسانی خواہش نے آپؐ کی صلاحیتوں پر ذرہ بھی اثر نہیں ڈالا ۔ پس نار نے تو مس نہیں کیا ہاں آسمان سے ایک شعلہ نور اترا ہے اور اس کے نتیجہ میں آپؐ نور علیٰ نور ہوگئے ۔

حضور نے فرمایا کہ یہ سال جو گزرا ہے یہ سال جماعت کے خلاف سازشوں کا بھی سال ہے ۔ حضور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے الہام " بعد گیارہ انشاء اللہ " کے حوالے سے بتایا کہ میں نے جو اس الہام کی تفہیم کا مختلف پہلوؤں سے ذکر کیا تھا ۔ ایک پہلو سے یہ پیش گوئی پوری ہو چکی ہے ۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے یہ تحریک کی تھی کہ ان بدبختوں کے لئے اللھم مزقھم کل ممزق و سحقھم تسحیقا کی دعا کرنی چاہیئے جن کے لئے یہ بددعا قوم کے حق میں لازما دعا بن جاتی ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی پکڑ کے ایسے سامان کرے کہ ان کے شر سے دنیا محفوظ ہو جائے ۔ اس وقت میرے پیش نظر احمدیوں کو پہنچنے والا شر نہیں تھا بلکہ اہل پاکستان کو پہنچنے والا شر خصوصیت سے پیش نظر تھا ۔ اور وہ شر تھا جس کی وہاں تیاریاں ہو رہی تھیں ۔ دوسرا منصوبہ ان کا یہ تھا کہ اگلے سال ہجرت کا سال پورا ہونے تک جماعت کے خلاف ایسا عظیم فساد برپا کیا جائے جس کے بعد ہم کہہ سکیں کہ پاکستان سے جماعت ختم ہو چکی ہے ۔ یہ سازشیں ہیں جو اپنے اندر اندر پنپتی رہیں جو صرف جماعت سے نہیں بلکہ سارے پاکستان سے تعلق رکھتی ہیں ۔ حضور نے فرمایا کہ میرے نزدیک بعد گیارہ کوئی نشان پاکستان میں ظاہر ہونا ہے ۔ پاکستان میں کچھ عرصہ قبل ایک ناکام فوجی بغاوت کی سازش کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ یہ نہایت بھیانک سازش تھی جس کے نتیجے میں سارا ملک خانہ جنگی اور عام ہلاکت میں دھکیل دیا جاتا ۔ حضور نے فرمایا کہ وقت آئے گا اور مزید پردے اٹھیں گے تو حالات معلوم کر کے آپ اندازہ کر سکیں گے کہ کتنی خوفناک سازش تھی جسے اللہ نے چاک کر کے اس کے پرخچے اڑا دئے

اللہ کا احسان ہے کہ وقت پر ان دعاؤں کی تحریک میرے دل میں ڈالی ہمیں ان سازشوں کا کچھ بھی پتہ نہیں تھا ۔

حضور نے فرمایا کہ ملاں سمجھتا ہے کہ آنے والا سال اس کا سال ہوگا ۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ تم لاکھ دفعہ مرو اور لاکھ دفعہ جیو وہ سال کبھی طلوع نہیں ہوگا جو احمدیت کا سال نہ ہو اور تمہارا سال ہو ۔ خدا کی تقدیر یہ فیصلہ کر چکی ہے کہ ہر سال احمدیت کے حق میں نئی شان کا سال ظاہر ہوگا ۔

حضور نے فرمایا کہ تائیدی نشان دو قسم کے ہوتے ہیں ۔ ایک دشمنوں کے شر سے حفاظت کا نشان اور بعض تائیدی نشان مثبت رنگ کے ہوتے ہیں ۔ حضور نے فرمایا کہ انشاء اللہ عالمی بیعت کے وقت خدا تعالیٰ غیر معمولی کامیابی اور غیر معمولی فتح کے نشان بھی عطا فرمائے گا ۔ اس کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب کو دعاؤں کی تحریک فرمائی

حضور نے فرمایا کہ ایک پہلو سے 1984ء کا سال وہ سال ہے جب احمدیوں کے خلاف شرارتوں نے آغاز پکڑا ۔ اس پہلو سے گیارہ والے الہام کو دیکھا جائے تو 1996ء کا سال بعد گیارہ بنتا ہے ۔ اور ابھی ایک سال پورا باقی ہے خوش خبریاں دیکھنے کا ۔ حضور نے فرمایا کہ میں یہ امید رکھتا ہوں کہ آئندہ سال کے پہلے چار ماہ میں یہ خوش خبریاں زیادہ اکٹھی ہوں گی ۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ایم۔ٹی۔اے کے خلاف بھی ایک سازش ہوئی تھی اور اللہ تعالیٰ نے بروقت اس سازش کو منکشف فرما دیا ۔ اور نئے انتظامات کی تیاری کے لئے لمبا وقت دے دیا ۔ نئے انتظام کے متعلق حضور نے فرمایا کہ مئی کے آغاز سے آئندہ ساڑھے پانچ سال تک انشاء اللہ کوئی تنگ نہیں کر سکے گا ۔ بیچ کے عرصہ میں متبادل انتظام یورپ کا تو پختہ ہو چکا ہے ۔ ایشیا کے متعلق ابھی کچھ مشکلات ہیں ۔ میری خواہش تھی کہ یہ سلسلہ ربط نہ ٹوٹے اور خواہ تین گھنٹے کا وقت ملے یکم مئی تک مسلسل دکھایا جائے ۔ اس سلسلہ میں کاروائی تقریباً پایہ تکمیل کو پہنچ گئی ہے ۔ کچھ معمولی روکیں ہیں ۔ ان کے دور ہونے کے لئے دعا کریں ۔

جہاں تک افریقہ کا تعلق ہے ان مہینوں میں رابطہ ٹوٹ جائے گا مگر اس کے متبادل کے طور پر خدا نے اور سامان کر دئے ہیں اور ایک ملک میں جہاں اشد ضرورت تھی ایک آزاد کمپنی نے از خود دلچسپی لے کر بغیر معاوضہ کے روزانہ ہمارے پروگرام دکھانے کی خواہش ظاہر کی ہے ۔ ایک ملک میں ایک ریڈیو سٹیشن نے جماعت کے لئے ایک سال کے پروگرام وقف کر دئے ہیں ۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ سال جہاں جماعت کے خلاف سازشوں کا سال تھا ، سازشوں کی جوابی کاروائی کا بھی سال تھا اور جوابی کاروائی جاری رہے گی اور یہ سال ختم ہونے تک سازشوں کے گلے گھونٹے جائیں گے انشاء اللہ ۔ آسمان سے جو برکتیں اترنے کا سلسلہ تھا وہ تو جاری رہے گا انشاء اللہ ۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس سال پر غور کرتے ہوئے ایک اور بات کا بھی خیال رکھیں کہ خدا نے آپ کی مالی توفیقات کو بڑھایا ہے کیا آپ نے اس کے مطابق اپنی مالی قربانی کو بھی بڑھایا یا نہیں ۔ اس پہلو سے نئی نسلوں کی تربیت بھی کریں تاکہ اللہ تعالیٰ دین کی بڑھتی ہوئی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے انہیں بھی توفیق عطا فرمائے ۔

(ہفت روزہ انٹرنیشنل الفضل لندن 12 جنوری 1996ء)

اعلان

جماعت احمدیہ کینیڈا کی تجنید اور مالی نظام کو کمپیوٹرائز ہونے کے دس سال مکمل ہونے پر کینیڈا کمپیوٹر کمیٹی ماہ جون 1996ء کا اسپیشل گزٹ " کمپیوٹر نمبر " شائع کر رہی ہے ۔ اس سپیشل نمبر میں کینیڈا جماعت کے کمپیوٹر سسٹم کو خاص طور سے اور عمومی طور پر کمپیوٹر فیلڈ میں جدید ترین ٹیکنالوجی کے بارے میں مضامین شامل ہوں گے ۔ گزٹ کا یہ شمارہ رنگین صفحات پر مشتمل ہوگا ۔ ایسے احباب جو اپنے کاروبار کے بارے میں اشتہار دینے کے خواہشمند ہوں وہ مندرجہ ذیل احباب سے رابطہ قائم کرسکتے ہیں ۔

محمد دانیال خان ۔ 2016-737 (905)

میاں ندیم محمود ۔ 5376-663 (416)

میاں رضوان مسعود ۔ 6366-740 (416)

آپ بیت الاسلام میں ہماری Voice Mail جس کا نمبر 9382-832 (905) ہے ، پر بھی اپنا پیغام چھوڑ سکتے ہیں ۔

ایسے احباب جو اس خصوصی شمارے میں مضامین لکھنے کے بارے میں دلچسپی رکھتے ہوں ان سے درخواست ہے کہ وہ اپنے مضامین ہمیں براہ راست کمپیوٹر ڈیپارٹمنٹ کے نام پر بیت الاسلام کی معرفت مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوا سکتے ہیں ۔

Canada Computer Committee
Ahmadiyya Movement in Islam Canada
Baitul Islam
10610 Jane Street
Maple, Ontario
L6A 1S1

محمد دانیال خان
چیئرمین
کینیڈا کمپیوٹر کمیٹی

جماعت احمدیہ عالمگیر کے جلسہ سالانہ برطانیہ 1995ء کے موقعہ پر

تیسری عالمی بیعت

کی نہایت روح پرور ، ایمان افروز اور بابرکت تقریب

ایڈیشنل وکالت تبشیر ، لندن

اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت احمدیہ عالمگیر کے جلسہ سالانہ برطانیہ کے آخری روز 30 جولائی 1995ء کو قریباً دو بجے اسلام آباد تلفورڈ ، سرے میں عالمی بیعت کی تقریب منعقد ہوئی ۔ اس نہایت مبارک تقریب کے تمام لمحات نہایت ہی ایمان افروز اور دلوں کو گرما دینے والے تھے ۔ یہ تقریب مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹر نیشنل کے ذریعہ براہ راست تمام دنیا میں نشر کی گئی ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری سے قبل وکالت تبشیر کے زیر اہتمام تمام احباب باقاعدہ نظم و ضبط کے ساتھ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ چکے تھے ۔ اس موقعہ پر مکرم چوہدری ہادی علی صاحب ، ایڈیشنل وکیل التبشیر ، لندن نے عالمی بیعت کے پس منظر اور اس سلسلہ میں دیگر انتظامی ہدایات سے حاضرین کو آگاہ کیا ۔ آپ نے بتایا کہ یکم اگست 1994ء کو خداتعالیٰ کے فضل و کرم سے دنیا بھر کے 4 لاکھ 18 ہزار 206 افراد نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی ۔ ان افراد کا تعلق 93 ممالک کی 155 قوموں سے تھا اور بیعت کرنے والے تمام لوگ بیعت کے وقت اپنے اپنے علاقوں میں 120 زبانوں میں بیعت کے الفاظ دہرا رہے تھے ۔

حضور انور کے بالکل سامنے دنیا کے پانچ براعظموں کی نمائندگی میں پانچ احباب تشریف فرما تھے ۔ ان پانچوں نمائندگان نے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک میں اپنا ہاتھ دیا اور دو ترچھی قطاروں میں بیٹھے ہوئے احباب نے ان کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ جسمانی رابطہ کیا ۔ اس طریق پر جلسہ گاہ میں موجود تمام احباب نے ایک دوسرے کے کندھوں پر ہاتھ رکھا اور یوں گویا سب ایک ہی لڑی میں پروئے گئے ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس موقع پر مختصر خطاب بھی فرمایا خطاب کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انگریزی زبان میں بیعت کے الفاظ دہرائے ۔ جن کو حضور انور کے سامنے بیٹھے ہوئے احباب نے انگریزی میں ہی دہرایا ۔ پھر مختلف ممالک کے نمائندگان نے اپنی اپنی زبان میں بیعت کے الفاظ دہرائے ۔ پنڈال میں موجود لوگ 60 زبانوں میں الفاظ دہرا رہے تھے ۔ آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پر سوز اجتماعی دعا کروائی ۔

مکرم چوہدری ہادی علی صاحب ، ایڈیشنل وکیل التبشیر ، لندن نے بتایا کہ جلسہ سالانہ برطانیہ کے تیسرے روز یعنی یکم اگست 1993ء کو پہلی عالمی بیعت کی تقریب منعقد ہوئی تھی جس میں 2 لاکھ 4 ہزار 308 سعید روحوں نے جماعت میں شمولیت اختیار کی تھی ۔ علاوہ ازیں دنیا بھر کے لاکھوں احمدیوں نے بھی خلیفہ وقت کے ہاتھ پر تجدید بیعت کی اور آج جب کہ تیسری عالمی بیعت کی تقریب منعقد ہونے والی ہے دنیا بھر سے ایک سال میں احمدیت میں شامل ہونے والے 8 لاکھ 45 ہزار 294 افراد سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کا شرف حاصل کریں گے ۔ ان میں 96 ممالک کی 162 قومیں شامل ہیں ۔ ان میں سرفہرست آئیوری کوسٹ ہے ۔ اس کے علاوہ بورکینا فاسو اور غانا دو ایسے ممالک ہیں جہاں ایک ایک لاکھ سے زائد افراد نے اس سال جماعت احمدیہ مسلمہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کی ہے ۔ پنڈال میں اس وقت 35 زبانوں میں بیعت کے الفاظ دہرائے جائیں گے ۔

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب اس عالمی بیعت کی تقریب میں شمولیت کے لئے تشریف لائے تو حضور ایدہ اللہ نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا متبرک کوٹ زیب تن فرمایا ہوا تھا ۔ بیعت سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مختصر سے خطاب میں فرمایا کہ

> " جو ہدایتیں آپ کو دینی تھی ، جو ضروری باتیں آپ کو بتانی تھیں وہ وکیل التبشیر صاحب پہلے ہی بتا چکے ہیں ۔ میں مختصراً سب سے پہلے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک دفعہ پھر میں نے وہ کوٹ پہنا ہوا ہے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ایک لمبا عرصہ پہنتے رہے اور آپ کا تبرک ہے جو اس خاص موقعہ پر جب کہ حضرت اقدس علیہ السلام سے کئے گئے اللہ تعالیٰ کے عظیم الشان وعدے ہم اپنی آنکھوں سے پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں ۔

میں نے چاہا کہ جسمانی خونی تعلق کے علاوہ اس کپڑے کا تعلق بھی قائم کروں جس کے متعلق فرمایا گیا کہ

بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے

تو آپ سب لوگوں کی آنکھیں بھی اس مبارک کوٹ کو دیکھ کر اس سادہ کوٹ کو دیکھ کر تازہ ہوں کہ کس لباس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام رہا کرتے تھے اور خدا نے کیسی کیسی شانیں عطا فرمائیں ۔ اور آج تمام دنیا میں جو احمدیت کی طرف رجوع ہو رہا ہے ، یہ میں پھر دہراتا ہوں کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عاجزانہ دعاؤں اور کوششوں کے نتیجے میں ہوا ہے ۔ ابھی بہت سی منازل باقی ہیں ۔ اس وقت تک یہ دلی آرزو پوری فرمادی کہ گزشتہ سال سے ایک دفعہ پھر یہ بیعتیں دگنی ہو جائیں جب کہ بظاہر یہ ممکن دکھائی نہیں دیتا تھا ۔ مجھ سے کل کسی کی یہ گفتگو ہوئی کہ کیا آئندہ سال کے لئے یہی توقع رکھتے ہیں ۔ میں نے کہا میں نے یہ بات کھول کر بار بار بیان کی ہے کہ ہماری کوششوں اور چالاکیوں کے نتیجے میں ہمیں کچھ نہیں ملتا ، نہ کبھی میں نے کسی چالاک کوشش کرنے والے کو کچھ پاتے دیکھا ہے ۔ یہ محض عاجزی کے ساتھ خدا کے حضور جھکے رہنے کا پھل ہے اور اس کامل یقین کا پھل ہے کہ خدا ہی ہے جو آسمان سے پھل عطا کرتا ہے ۔ انسان کی کوششوں سے کچھ نہیں ہوتا ۔ پس اگر وہ چاہے تو اگلے سال پھر دگنا کرسکتا ہے بظاہر ناممکن بھی دکھائی دے ۔ مگر ایک قرآن کریم کی ایسی آیت ہے جس کا اثر زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی ہے ۔ ہر اس شعبہ پر جس کا خداتعالیٰ کے ساتھ حساب کتاب کا تعلق ہے اور وہ ہے لایکلف اللہ نفساً الا وسعھا کہ اللہ تعالیٰ ہرگز کسی کی جان کو اس کی توفیق اس کی حیثیت سے بڑھ کر مکلف نہیں کرتا ، اس پر بوجھ نہیں ڈالتا ۔

پس تبلیغ کے معاملے میں میری دعا ہمیشہ اس اصول کے ساتھ مشروط رہی ہے ۔ میں ہمیشہ یہ عرض کرتا ہوں ، اب بھی کرتا ہوں اس سال کہ اے خدا ! اگر تو جانتا ہے کہ جماعت احمدیہ میں یہ وسعت ہے کہ نئے آنے والے مہمانوں کا یہ حق ادا کرسکیں ، ان کی تربیت کرسکیں ، ان کو اسلام کا ایک زندہ جزو بناسکیں تو پھر ہماری اس دلی آرزو کو پورا فرما ۔ اگر ہم میں طاقت نہیں ، اگر ہم میں یہ استطاعت نہیں ، اگر خطرہ ہے کہ یہ پھل ضائع ہو جائیں گے تو پھر ہماری استطاعت کو بڑھا اور استطاعت بڑھاتا چلا جا یہاں تک کہ تیری نظر میں ہم اس بات کے مکلف ہونے کے اہل بن جائیں کہ خدا ہمیں پھر دگنا کرے اور پھر دگنا کرے ۔ پس یہ وہ پس منظر ہے میری دعا کا جس کے ساتھ جس میں آپ کو شریک کرنا چاہتا تھا ۔ یعنی یہ مضمون کوئی اتفاقی نہیں ہے اس میں گہری حکمت کی باتیں ہوتی ہیں ۔ پس آپ بھی اس دعا میں میرے شریک ہوں کہ اے خدا اگر تیری نظر میں ہمارے اندر استطاعت موجود ہے تو ہمیں توفیق عطا فرما کہ اس استطاعت کا صحیح استعمال کریں اور اگلے سال پھر تیرے فضلوں کو دگنا ہوتا ہوا دیکھیں ۔ اگر یہ نہیں تو ہماری استطاعت بڑھا دے ۔

اور ایک بات جو اس دعا میں شامل کرنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ استطاعت میرے نزدیک موجود ہے مگر بہت سی استطاعت ہے جو potential کے طور پر ہے مگر عملاً اسے ہم نے میدان عمل میں جھونکا نہیں ہوا ۔ اس لئے استطاعت بڑھا دے کے تعلق میں یہ بات پیش نظر رہنی چاہئے کہ سب سے پہلے یہ دعا کریں کہ اے خدا جو تو نے استطاعت عطا کر رکھی ہے اس کے ذرے ذرے کو اپنی راہ میں استعمال کرنے کی توفیق بخش اور جب ہم کنارے تک پہنچ جائیں تو پھر ہماری توفیق بڑھا دے اگر ہم اس جذبے کے ساتھ دعا کریں گے اور ہمارا عمل ان دعاؤں کی تائید کرے گا تو پھر مجھے ذرہ بھر بھی شک نہیں کہ اگلے سال پھر بیعتوں کو دگنا اور پھر اس طرح اگلے سال پھر دگنا ہوتا ہوا دیکھتے چلے جائیں گے ۔ عمل صالح ہے جو دعا کو رفعت عطا کرتا ہے اور اس تعلق میں جو شخص یہ دعا کرتا ہے کہ اے خدا ہماری تبلیغ کی استطاعت اور تربیت کی استطاعت بڑھا دے ، اور نہ تبلیغ میں حصہ لیتا ہے اس کی دعا اس روڑے کی طرح ہے جو تھوڑا سا اوپر پھینکا پھر واپس زمین پر آپڑا ۔ لیکن عمل صالح جو قول صالح کو رفعت کرتا ہے وہ عمل صالح ضروری ہے ۔ جس کا مطلب ہے جو دعا مانگ رہے ہیں اس سمت بڑھیں اور زیادہ بڑھنے کی توفیق نہ بھی ہو تو کم سے کم اپنی توفیق کی حد تک ضرور بڑھنا شروع کریں ۔ اگر ایسا کریں گے تو خدا کی عطا کے لئے کوئی روک ، کوئی پابندی نہیں ہے ، ہر کام کرسکتا ہے اور ہر کام ہمیں کرکے دکھاتا رہا ہے ۔

پس اپنی دعاؤں کو درست کریں اور صحیح کریں ، فہم اور عقل کے ساتھ سچائی کے ساتھ دعائیں کریں ۔ میں امید رکھتا ہوں کہ ہر سال اللہ تعالیٰ پہلے سے بڑھ کر روح پرور نظارے ہمیں دکھاتا رہے گا ۔ خدا کرے ایسا ہی ہو ۔

وہ ممالک جن کی فہرست آپ کے سامنے پڑھ کر سنائی جاچکی ہے ان میں عجیب اللہ کی شان ہے کہ اس رویا کی تائید میں

French speaking countries کے متعلق میں نے دیکھی تھی یہ وہ پہلا سال ہے جب کہ ایک French speaking ملک بیعتوں میں تمام دنیا سے آگے بڑھ گیا ہے اور اس کا نام آئیوری کوسٹ ہے ۔ ایک لاکھ 79 ہزار 200 بیعتیں صرف آئیوری کوسٹ سے ہمیں نصیب ہوئی ہیں الحمدللہ

میں سمجھتا ہوں کہ آئندہ بھی یہ سلسلے بڑھیں گے اور دعا میں یہ بات بھی شامل کرلیں کہ اے خدا دوسری قوموں اور دوسری زبانوں کے بولنے والوں کو بھی توفیق عطا فرما کہ اس طرح وہ خدا کی رحمت کے براہ راست سائے تلے آ جائیں ۔ اس طرح یہ عمل انشاء اللہ پھیلتا چلا جائے گا اور خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ انسانیت میں انسانیت پیدا کرنے کے سامان ہوں گے ۔ انسانیت تو ہے مگر انسانیت سے عاری ہے اور وہ مذہب جو انسانیت پیدا نہیں کرسکا وہ مذہب بیکار اور بے معنیٰ ہے ۔ پس ہمارے اعلیٰ مقاصد ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں انہیں پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔

پچھلے سال کے کوائف کا یہ حال ہے کہ جو قابل ذکر ہیں وہ تو میں بیان کرچکا ہوں ۔ بیعتوں کی تعداد 8،41،325 اس میں مزید جو تازہ اطلاعیں آئی ہیں اس سے اضافہ ہوا ہے اب 8،45،294 کی تعداد ہے ۔ اور امیر صاحب جرمنی مجھے خاص نظروں سے دیکھ رہے ہیں ۔ ان کا خیال ہے کہ کل یہ تاثر تھا کہ البانیہ ابھی ان کے آگے بڑھ چکا ہے ۔ اس وقت یورپ میں سب سے آگے جرمنی ہے ۔ جس میں احمدیوں کی تعداد پچاس ہزار سے اوپر ہے ۔ لیکن میں نے یہ کہا بھی نہیں تھا غالباً یہ غلط فہمی ہوئی ہے ۔ میں نے یہ کہا تھا کہ وہ اتنے قریب آچکے ہیں کہ میں آپ کو متنبہ کرتا ہوں کہ اگر آپ نے ہوش نہ کی ، رفتار نہ بڑھائی تو وہ آپ سے آگے بڑھ سکتے ہیں ۔ اس وقت یہاں موجود 35 ترجمان ہیں جو 35 زبانوں میں بیعت کے الفاظ دہرائیں گے اور ان کی آواز بیک وقت تمام عالم میں سنائی دے گی اور وہ قومیں جو یہ زبان جانتی ہیں وہ اس شور میں سے اپنی اپنی زبانوں کے معنے پالیں گے ۔ اور اسی طرح ہر ملک میں یہ انتظام کیا گیا ہے کہ مقامی طور پر ٹیلی ویژن کے سامنے ایسے مترجم بیٹھے ہوں گے جو مقامی زبانوں میں ترجمے کر رہے ہوں گے ۔ اور عجیب حیرت انگیز تاریخ ساز واقعہ ہے جو پہلے کبھی انسان کے تصور میں بھی نہیں آیا تھا کہ کل عالم سے شمال ، جنوب ، مشرق ، مغرب سے بے شمار قومیں اپنی اپنی زبان میں بیک وقت توحید کا اقرار اور بیعت کے الفاظ دہرا رہی ہوں گی ۔ آئیے اب ہم ان آسمانی اور ازلی ابدی لمحوں میں شریک ہو جائیں ۔ "

اس کے بعد سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفتہ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیعت کے الفاظ دہرائے ۔ اس موقعہ پر حضور کے سامنے مختلف علاقوں کی نمائندگی میں حسب ذیل احباب کو اپنا ہاتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک میں دینے کی سعادت حاصل ہوئی ۔

- مکرم اللہ بخش صاحب صادق
- مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب ، امیر جماعت احمدیہ جرمنی
- مکرم عبدالرشید صاحب انور ، مشنری انچارج آئیوری کوسٹ
- مکرم عیسیٰ الحسن داؤد صاحب ، امیر جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ
- مکرم وسیم احمد صاحب چیمہ ، امیر جماعت احمدیہ تنزانیہ
- مکرم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب ظفر ، نائب امیر جماعت احمدیہ امریکہ

ان کے پیچھے دو ترچھی قطاروں میں بیٹھے ہوئے احباب نے ایک دوسرے کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفتہ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے جسمانی رابطہ بھی قائم کیا اور ان کے توسط سے تمام حاضرین نے ایک دوسرے کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور یوں سب گویا وحدت کی لڑی میں پروئے گئے اور اس حالت میں تمام حاضرین نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں اور MTA کے مواصلاتی رابطہ کے ذریعہ دنیا بھر میں تمام احمدی ناظرین نے اپنی اپنی زبان میں بیعت کے الفاظ دہرا کر عالمی بیعت کی اس نہایت مبارک تقریب میں شرکت کی ۔ الحمدللہ علی ذالک

(انٹرنیشنل الفضل لندن یکم دسمبر 1995ء)

ولادت باسعادت

یہ خبر ہم سب کے لئے باعثِ مسرت ہے کہ مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر و مشنری انچارج کینیڈا اور محترمہ امتہ النصیر مہدی صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بروز ہفتہ مورخہ 16 مارچ 1996ء کو بیٹی سے نوازا ہے ۔ اس بچی کا نام " نوال مہدی " تجویز کیا گیا ہے ۔
عزیزہ نوال مہدی سلمہا حضرت مولانا احمد خان صاحب نسیم سابق ناظر اصلاح و ارشاد مقامی صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی پوتی اور حضرت مولانا چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ و فلسطین کی نواسی ہیں ۔
ادارہ اس پُرمسرت موقع پر اپنی طرف سے اور اپنے تمام قارئین کی طرف سے مکرم امیر صاحب اور محترمہ امتہ النصیر مہدی صاحبہ اور ان کے تمام افرادِ خاندان کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے ۔
احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ زچہ و بچہ کو ہر طرح خیروعافیت سے رکھے ۔ ان کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا کرے ۔ اسلام اور احمدیت کی خدمت اور محبت سے سرشار کرے ۔ اور عزیزہ نوال مہدی سلمہا اپنے والدین کے لئے قرۃ العین ثابت ہوں ۔ آمین

اسلامی اصول کی فلاسفی

خلاصہ مضامین بطرز سوال و جواب

مولانا محمد صدیق ننگلی ، واقف زندگی

مکرم مولانا محمد صدیق صاحب ننگلی واقف زندگی ، سیکرٹری تعلیم ، جماعت احمدیہ ہمبرگ ، جرمنی نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی شہرہ آفاق کتاب " اسلامی اصول کی فلاسفی " کے مضامین کا خلاصہ بطرز سوال و جواب بڑی محنت سے مرتب کیا ہے ۔ جیسا کہ ہمارے قارئین کرام کو علم ہے کہ اس عظیم الشان تالیف کو ایک سو سال ہوگئے ہیں ۔ اور اس کے مضامین علمی ، تحقیقی اور روحانی قوت قدسیہ سے معمور ہیں ۔ اور یہ معرکۃ الآراء تصنیف اپنی نوعیت کی لاجواب کتاب ہے ۔ مولانا موصوف نے روحانی خزائن ، جلد دہم کے دیباچہ اور اسلامی اصول کی فلاسفی کے انڈکس کی روشنی میں یہ خلاصہ تیار کیا ہے جو 90 سوالات کے جوابات پر مشتمل ہے ۔ اور قارئین کرام کی سہولت کے لئے ہر جواب کے آخر پر انہوں نے روحانی خزائن ، جلد دہم کے صفحات بھی درج کر دئے ہیں ۔ اسلامی اصول کی فلاسفی کے مضامین کا یہ خلاصہ بطرز سوال و جواب احباب جماعت کے افادہ کے لئے قسط وار ہدیہ قارئین کیا جائے گا -انشاء اللہ

(ادارہ)

اسلامی اصول کی فلاسفی کے مضمون کا تعارف

سوال نمبر 1 : جلسہ مذاہب عالم کی تقریب کیسے پیدا ہوئی ؟

جواب : ایک صاحب سوامی سادھو شوگن چندر نامی جو تین چار سال تک ہندوؤں کی کائستھ قوم کی اصلاح و خدمت کا کام کرتے رہے تھے ۔ انہیں 1892ء میں یہ خیال آیا کہ جب تک سب لوگ اکٹھے نہ ہوں کوئی فائدہ نہ ہوگا ۔ آخر انہیں ایک مذہبی کانفرنس کے انعقاد کی تجویز سوجھی ۔ چنانچہ اس نوعیت کا پہلا جلسہ اجمیر میں ہوا ۔ اس کے بعد وہ 1896ء میں دوسری کانفرنس کے لئے لاہور کی فضا کو موزوں سمجھ کر اس کی تیاری میں لگ گئے ۔

(دیباچہ روحانی خزائن ، جلد 10 ، صفحہ 8)

سوال نمبر 2 : جلسہ کی اغراض کیا بیان کی گئی تھیں ؟

جواب : سوامی شوگن چندر صاحب نے کمیٹی کی طرف سے جلسہ کا اشتہار دیتے ہوئے مسلمانوں ، عیسائیوں اور آریہ صاحبان کو قسم دی کہ ان کے نامی علماء ضرور اس جلسہ میں اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان فرمائیں ۔ اور لکھا کہ جو جلسہ مذاہب کا بمقام لاہور ٹاؤن ہال قرار پایا ہے اس کی اغراض یہی ہیں کہ سچے مذہب کے کمالات اور خوبیاں ایک عام مجمع مہذبین میں ظاہر ہوکر اس کی محبت دلوں میں بیٹھ جائے اور اس کے دلائل اور براہین کو لوگ بخوبی سمجھ لیں ۔ اور اس طرح ہر ایک مذہب کے بزرگ واعظ کو موقع ملے کہ وہ اپنے مذہب کی سچائیاں دوسرے کے دلوں میں بٹھا دے اور سننے والوں کو بھی یہ موقع حاصل ہو کہ وہ ان سب بزرگوں کے مجمع میں ہر ایک تقریر کا دوسرے کی تقریر کے ساتھ موازنہ کریں اور جہاں حق کی چمک پاویں اس کو قبول کریں ۔

(ایضاً ۔ صفحہ 9)

سوال نمبر 3 : سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اس دعوت کا کیا جواب دیا تھا ؟

جواب : حضرت اقدسؑ نے لکھا کہ :

" سوامی شوگن چندر صاحب نے اپنے اشتہار میں مسلمانوں اورعیسائیوں اور آریہ صاحبان کو قسم دی تھی کہ ان کے نامی علماء اس جلسہ میں اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں ضرور بیان فرماویں ۔ سو ہم سوامی صاحب کو اطلاع دیتے ہیں کہ ہم اس بزرگ قسم کی عزت کے لئے آپ کے منشا کو پورا کرنے کے لئے تیار ہوگئے ہیں اور انشاء اللہ ہمارا مضمون آپ کے جلسہ میں پڑھا جائے گا ۔ اسلام وہ مذہب ہے جو خداتعالیٰ کا نام درمیان میں آنے سے سچے مسلمان کو کامل اطاعت کی ہدایت فرماتا ہے ۔ "

(حاشیہ ۔ اشتہار 21 دسمبر 1896ء)

(ایضاً ۔ صفحہ 12)

سوال نمبر 4 : حضرت اقدسؑ نے اپنے مضمون کے غالب آنے کے متعلق کیا لکھا تھا ؟

جواب : جلسہ کے انعقاد سے قبل حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے مضمون کے غالب رہنے کے متعلق اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر ایک اشتہار 21 دسمبر 1896ء کوشائع کیا جس میں لکھا کہ :

" جلسہ اعظم مذاہب جو لاہور ٹاؤن ہال میں 26 ، 27 ، 28 دسمبر 1896ء کو ہوگا ۔ اس میں اس عاجز کا ایک مضمون قرآن شریف کے کمالات اور معجزات کے بارہ میں پڑھا جائے گا ۔ یہ وہ مضمون ہے جو انسانی طاقتوں سے برتر اور خداتعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان اور خاص اس کی تائید سے لکھا گیا ہے ۔ اس میں قرآن شریف کے وہ حقائق اور معارف درج ہیں جن سے آفتاب کی طرح روشن ہو جائے گا کہ در حقیقت یہ خدا کا کلام اور رب العالمین کی کتاب ہے ۔ اور جو شخص اس مضمون کو اول سے آخر تک پانچ سوالوں کے جواب سنے گا میں یقین کرتا ہوں کہ ایک نیا ایمان اس میں پیدا ہوگا اورایک نیا نور اس میں چمک اٹھے گا اور خداتعالیٰ کے پاک کلام کی ایک جامع تفسیر اس کے ہاتھ آئے گی ۔ ...

مجھے خدائے علیم نے الہام سے مطلع فرمایاہے کہ یہ وہ مضمون ہے جو سب پر غالب آئے گا ۔ اور اس میں سچائی اور حکمت اور معرفت کا وہ نور ہے جو دوسری قومیں بشرطیکہ حاضر ہوں اور اس کو اول سے آخر تک سنیں شرمندہ ہوجائیں گی اور ہرگز قادر نہیں ہوں گی کہ اپنی کتابوں کے یہ کمال دکھلا سکیں ۔ ... "

(ایضاً ۔ صفحہ 12-13)

سوال نمبر 5 : خداتعالیٰ نے غلبہ اسلام کے لئے اس مضمون کے بارے میں کیا خوشخبری دی تھی ؟

جواب : حضرت اقدسؑ نے فرمایا :

" سو مجھے جتلایا گیا ہے اس مضمون کے خوب پھیلنے کے بعد جھوٹے مذہبوں کا جھوٹ کھل جائے گا اور قرآنی سچائی دن بدن زمین میں پھیلتی جائے گی جب تک کہ اپنا دائرہ پورا کرے ۔ "

(اشتہار 21 دسمبر 1896ء)

(ایضاً ۔ صفحہ 13)

سوال نمبر 6 : اس جلسہ میں کن مذاہب کے نمائندوں نے تقریریں کی تھیں ؟

جواب : اس جلسہ میں جو 26 دسمبر سے 29 دسمبر تک ہوا سناتن دھرم ، ہندوازم ، آریہ سماج ، فری تھنکر ، برہموسماج ، تھیوسوفیکل سوسائٹی ، ریلیجن آف ہارمنی ، عیسائیت ، اسلام اور سکھ ازم کے نمائندوں نے تقریریں کیں لیکن ان تمام تقاریر میں سے صرف ایک ہی تقریر ان سوالات کا حقیقی اور مکمل جواب تھی جو حضرت اقدسؑ نے لکھی تھی ۔

(ایضاً ۔ صفحہ 10)

سوال نمبر 7 : حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا یہ مضمون کس نے پڑھ کر سنایا ؟

جواب : یہ مضمون حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ سیالکوٹی نے نہایت خوش الحانی کے ساتھ جلسہ میں پڑھ کر سنایا ۔ ان کا طرز بیان نہایت دلچسپ اور ہر دلعزیز تھا ۔ کسی مذہب کا کوئی شخص نہیں تھا جو بے اختیار تحسین و آفرین کا نعرہ بلند نہ کر رہا ہو ۔

(ایضاً ۔ صفحہ 11)

سوال نمبر 8 : مذہبی کانفرنس کے سیکرٹری نے کتاب " رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب " میں اس مضمون کے بارہ میں اپنی کیا رائے لکھی ؟

جواب : سیکرٹری ، دھنپت رائے نے لکھا کہ :

" اس مضمون کے لئے اگرچہ کمیٹی کی طرف سے صرف دو گھنٹے ہی تھے لیکن حاضرین جلسہ کو عام طور پر اس سے کچھ ایسی دلچسپی پیدا ہوگئی کہ موڈریٹر صاحبان نے نہایت جوش اور خوشی کے ساتھ اجازت دی کہ جب تک یہ مضمون ختم نہ ہو تب تک کاروائی جلسہ کو ختم نہ کیا جائے ان کا ایسا فرمانا عین اہل جلسہ اور حاضرین جلسہ کی منشاء کے مطابق تھا ۔ .... جلسہ کی کاروائی ساڑھے چار بجے ختم ہو جانی تھی لیکن عام خواہش کو دیکھ کر کاروائی جلسہ ساڑھے پانچ بجے کے بعد تک جاری رکھنی پڑی کیونکہ یہ مضمون قریباً چار گھنٹہ میں ختم ہوا اور شروع سے آخر تک یکساں دلچسپی و مقبولیت اپنے ساتھ رکھتا تھا ۔ "

(رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب)

(ایضاً ۔ صفحہ 12)

سوال نمبر 9 : حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مضمون کے بالا رہنے کا نشان کیسے ظاہر ہوا ؟

جواب : کمیٹی جلسہ کی طرف سے 26 ، 27 ، 28 دسمبر 1896ء تین دن مقرر کئے گئے تھے ۔ اس سے بڑھ کر اس مضمون کی خوبی کی اور کیا دلیل ہوگی کہ اس مضمون کے مقررہ وقت میں جو دو گھنٹہ تھا ختم نہ ہونے کی وجہ سے 29 دسمبر کا دن بڑھا دیا گیا تھا مضمون کے غالب رہنے کا یہ ایک نمایاں نشان تھا ۔

(ایضاً ۔ صفحہ 11)

سوال نمبر 10 : لیکچر اسلامی اصول کی فلاسفی کے متعلق اخبارات کے نمائندوں نے کیا لکھا تھا ؟

جواب : " پنجاب آبزرور " نے اس مضمون کی توصیف میں کالم کے کالم بھر دئے ۔ پیسہ اخبار ، چودھویں صدی ، صادق الاخبار ، مخبر دکن ، و اخبار جنرل و گوہر آصفی کلکتہ وغیرہ تمام اخبارات بالاتفاق اس مضمون کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان ہوئے ۔ غیراقوام اور غیرمذاہب والوں نے اس مضمون کو سب سے بالاتر مانا ۔ چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں ۔

1 ۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ ، لاہور نے لکھا ۔
" اس جلسہ میں سامعین کی دلی اور خاص دلچسپی میرزا غلام احمد قادیانی کے لیکچر کے ساتھ تھی جو اسلام کی حمایت و حفاظت میں ماہر کامل ہیں ۔ اس لیکچر کے سننے کے لئے دور و نزدیک سے مختلف فرقوں کا ایک جم غفیر امڈ آیا تھا ۔ "

2 ۔ اخبار چودھویں صدی ، راولپنڈی نے لکھا ۔
" ان لیکچروں میں سب سے عمدہ لیکچر جو جلسہ کی روح رواں تھا مرزا غلام احمد قادیانی کا لیکچر تھا ۔ ... عمر بھر ہمارے کانوں نے ایسا خوش آئند لیکچر نہیں سنا ۔ ... جس کو حاضرین جلسہ نے نہایت ہی توجہ اور دلچسپی سے سنا اور بڑا بیش قیمت اور عالی قدر خیال کیا ۔ "

3 ۔ اخبار جنرل و گوہر آصفی ، کلکتہ نے 24 جنوری 1897ء کی اشاعت میں " جلسہ اعظم منعقدہ لاہور " اور " فتح اسلام " کے دوہرے عنوان سے لکھا ۔ " غرض جلسہ کی کاروائی سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ صرف حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان تھے جنہوں نے اس میدان مقابلہ میں اسلامی پہلوانی کا پورا حق ادا فرمایا ہے ۔ ... اگر اس جلسے میں حضرت مرزا صاحب کا مضمون نہ ہوتا تو اسلامیوں پر غیر مذاہب والوں کے روبرو ذلت و ندامت کا قشقہ لگتا ۔ مگر خدا تعالیٰ کے زبردست ہاتھ نے مقدس اسلام کو گرنے سے بچالیا ۔ بلکہ اس کو اس مضمون کی بدولت ایسی فتح نصیب فرمائی کہ موافقین تو موافقین مخالفین بھی فطرتی جوش سے کہہ اٹھے کہ مضمون سب پر بالا ہے ۔ بالا ہے ۔ "
(ایضاً ۔ صفحہ 14-17)

سوال نمبر 11 : کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی کے متعلق مغربی مفکرین کی کیا رائے ہے ؟

جواب : مغربی مفکرین نے اس لیکچر کو بے سراہا ۔ مثلاً
1 ۔ برسٹل ٹائمز اینڈ مرر نے لکھا ۔
" یقیناً وہ شخص جو اس رنگ میں یورپ اور امریکہ کو مخاطب کرتا ہے کوئی معمولی آدمی نہیں ہوسکتا ۔ "

2 ۔ سپریچول جنرل بوسٹن نے لکھا ۔
" یہ کتاب بنی نوع انسان کے لئے ایک خاص بشارت ہے ۔ "

3 ۔ تھیوسو فیکل بک نوٹس نے لکھا ۔
" یہ کتاب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مذہب کی بہترین اور سب سے زیادہ دلکش تصویر ہے ۔ "

4 ۔ انڈین ریویو نے لکھا ۔
" اس کتاب کے خیالات روشن ، جامع اور حکمت سے پر ہیں اور پڑھنے والے کے منہ سے بے اختیار اس کی تعریف نکلتی ہے ۔ "

5 ۔ مسلم ریویو نے لکھا ۔
" اس کتاب کا مطالعہ کرنے والا اس میں بہت سے سچے اور عمیق اور اصلی اور روح افزا خیالات پائے گا ۔ "

بحوالہ " سلسلہ احمدیہ " مولفہ قمرالانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ

(ایضاً ۔ صفحہ 18)

سوال نمبر 12 : کمیٹی کے کن پانچ سوالات کا جواب نمائندگان مذاہب نے دیا تھا ؟

جواب : مختلف مذاہب کے نمائندوں نے کمیٹی جلسہ کے طرف سے اعلان کردہ پانچ سوالوں پر تقریریں کیں جو کمیٹی کی طرف سے بغرض جوابات پہلے شائع کردئے گئے تھے ۔ وہ پانچ سوالات درج ذیل ہیں ۔

1 ۔ انسان کی جسمانی ، اخلاقی اور روحانی حالتیں
2 ۔ انسان کی زندگی کے بعد کی حالت یعنی عقبیٰ
3 ۔ دنیا میں انسان کی ہستی کی اصل غرض کیا ہے اور وہ غرض کس طرح پوری ہوسکتی ہے ؟
4 ۔ کرم یعنی اعمال کا اثر دنیا اور عاقبت میں کیا ہوتا ہے ؟
5 ۔ علم یعنی گیان اور معرفت کے ذرائع کیا ہیں ؟

(ایضاً ۔ صفحہ 10)

سوال نمبر 14 : لیکچر کے شروع میں حضرت اقدسؑ نے کون سا سنہری اصول پیش کیا ؟

جواب : حضرت اقدسؑ کی طرف سے اس میں تمام جوابات قرآن شریف سے دئے گئے ہیں ۔ اور اس اصول کی طرف سے مقرر نے آغاز لیکچر میں توجہ دلائی ہے کہ ہر شخص کو اپنی مسلمہ ربانی کتاب کے حوالہ سے ہر بات کرنی چاہیئے ۔ اور اپنی وکالت کے اختیارات ایسے وسیع نہ کرے

گویا وہ ایک نئی کتاب بنا رہا ہے اور اس سے دوسری کتابوں سے موازنہ کرنے بھی آسانی رہے گی ۔ دعویٰ اور دلیل الہامی کتاب سے ہو

(ایضاً ۔ صفحہ 315)

سوال نمبر 15 : انسان کی جسمانی ، اخلاقی اور روحانی حالتیں کیا ہیں ؟

جواب : ملاحظہ فرمائیں روحانی خزائن ، جلد 10 ، صفحہ 316-396

سوال نمبر 16 : قرآن مجید نے نفس کی کون سی تین اقسام بیان فرمائی ہیں ؟

جواب : نفس کی تین اقسام جو انسان کی حالتوں کا مورد اور مصدر ہیں وہ درج ذیل ہیں ۔

1 ۔ نفس امارہ

نفس امارہ کی جو تمام طبعی حالتوں کا مورد اور مصدر ہیں یہ خاصیت ہے کہ وہ انسان کو بدی کی طرف جو اس کے کمال کے مخالف اور اس کی اخلاقی حالتوں کے برعکس ہے جھکاتا ہے ۔ ان النفس لامارۃ باالسوء (سورۃ یوسف 12 : 54)

(ایضاً ۔ صفحہ 316-317)

نیز دیکھیں " انسان کی طبعی حالتیں "

2 ۔ نفس لوامہ

اخلاقی حالتوں کے سرچشمہ کا نام قرآن نے رکھا ہے -ولا اقسم بالنفس اللوامۃ (القیامہ 75 : 3) نام اس لئے رکھا کہ وہ انسان کو بدی پر ملامت کرتا ہے اور راضی نہیں ہوتا کہ انسان حیوانات کے مشابہ زندگی بسر کرے ۔

(ایضاً ۔ صفحہ 317-318)

3 ۔ نفس مطمئنۃ

یہ روحانی حالتوں کے سرچشمہ کا نام قرآن نے رکھا ہے ۔ یا ایھا النفس المطمئنۃ الآیۃ (الفجر 89 : 28-31)اس مرتبہ میں نفس تمام کمزوریوں سے نجات پاکر روحانی قوتوں سے بھر جاتا ہے اور خداتعالیٰ کے بغیر جی ہی نہیں سکتا ۔ اور اسی دنیا میں بہشت اس کو مل جاتا ہے ۔

(ایضاً ۔ صفحہ 318)

(باقی آئندہ)

وہ برگزیدہ شجر لڑ رہا تھا موسم سے

پروفیسر چوہدری محمد علی

صلہ کوئی تو سرِ اوجِ دار دینا تھا
نہیں تھا پھول تو پتھر ہی مار دینا تھا

حریفِ دار بھی پروردگار دینا تھا
دیا تھا غم تو کوئی غمگسار دینا تھا

یہ وہ زمین تھی جو آسماں سے اُتری تھی
یہ وہ حوالہ تھا جو بار بار دینا تھا

وہ اِک حسین تھا اِس عہد کے حسینوں میں
اُسے کسی نے تو کافر قرار دینا تھا

مَیں اپنی تنگیٔ داماں کا عذر کیا کرتا
وہ دے رہا تھا اُسے بے شمار دینا تھا

تم اپنے آپ سے ملتے اگر اکیلے تھے
کڑا تھا وقت تو ہنس کر گزار دینا تھا

نہیں بتانا تھا لوگوں کو اپنا نام سچ
سرِ صلیب کوئی اشتہار دینا تھا

وہ بے لحاظ بھی کہتا کبھی خدا لگتی
اسے بھی زخم کوئی مُستعار دینا تھا

وہ برگزیدہ شجر لڑ رہا تھا موسم سے
کہ پھولنا تھا اُسے برگ و بار دینا تھا

ہمیں بھی عہد کے انجام سے تھی دلچسپی
کہ ہم فقیروں کا اُس نے اُدھار دینا تھا

اٹھائے پھرتے ہو مضطر اجاڑ گلیوں میں
یہ سر کا بوجھ تو سر سے اتار دینا تھا

قسط دوم

حضرت مسیح موعودؑ کی ابتدائی زندگی کے حالات

ڈاکٹر سلیم الرحمٰن

اللہ تعالیٰ نے آگے چل کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اصلاح خلق کی اہم ذمہ داری پر مامور فرمانا تھا لہذا ابتدائی دور میں ہی آپ کو ایسے حالات پیش آئے کہ اپنے والد صاحب کی اطاعت میں آپ کو کچھ عرصہ زمینداری کے معاملات اور جائیداد کے سلسلہ میں مقدمات کی پیروی کرنے اور کچھ عرصہ (1868-1864) سیالکوٹ کی عدالت میں ملازمت کرنے کے تجربات ہوئے ۔ اگرچہ یہ مشاغل آپؑ نے اطاعت والد کے تحت مجبوراً اپنائے تھے مگر دنیا داری سے آپؑ کی طبیعت کو جو شدید نامناسبت تھی اس کی وجہ سے آپؑ کو اپنے وقت کے بظاہر رائیگاں چلے جانے کا بہت افسوس تھا ۔
چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں :

" میرے والد صاحب اپنے بعض آباؤ اجداد کے دیہات کو دوبارہ لینے کے لئے انگریزی عدالتوں میں مقدمات کر رہے تھے انہوں نے انہی خدمات میں مجھے بھی لگایا ۔ اور ایک عرصہ دراز تک میں ان کاموں میں مشغول رہا ۔ مجھے افسوس ہے کہ بہت سا وقت عزیز میرا ان بیہودہ جھگڑوں میں ضائع ہو گیا ۔ اور اس کے ساتھ ہی والد صاحب موصوف نے زمینداری امور کی نگرانی میں مجھے لگا دیا ۔ میں اس طبیعت اور فطرت کا آدمی نہیں تھا ... وہ چاہتے تھے کہ میں دنیوی امور میں ہر دم غرق رہوں جو مجھ سے نہیں ہو سکتا تھا ۔ مگر تاہم میں خیال کرتا ہوں کہ میں نے نیک نیتی سے ، نہ دنیا کے لئے ، بلکہ محض ثواب اطاعت حاصل کرنے کے لئے اپنے والد صاحب کی خدمت میں اپنے تئیں محو کر دیا تھا ۔ اور ان کے لئے دعا میں بھی مشغول رہتا تھا ۔ "

(کتاب البریہ ۔ روحانی خزائن ، جلد 13 ، صفحہ 152-150 حاشیہ)

حضور اقدسؑ نے نہ صرف اطاعت والد کا ثواب حاصل کیا بلکہ ان سب نوجوانوں کے لئے ایک زریں مثال چھوڑی جو اپنی فطرت کے تقاضے اور والدین کی رائے کے مابین اختلاف دیکھتے ہیں تو انہیں سوائے نافرمانی اور محاذ آرائی کے اور کوئی راہ مناسب دکھائی نہیں دیتی ۔ اس کے علاوہ حضور اقدسؑ نے دنیا دار لوگوں کی مختلف بدعات کا نہایت قریب سے مشاہدہ کیا اور نتیجۃً نہ صرف آپؑ کا پاکیزہ دل دنیوی اشغال سے ہر آن مزید سرد ہوتا چلا گیا ، بلکہ دنیا داری کی مختلف بدعات میں گرفتار لوگوں کی نفسیات کا بنظر غائر عملی مطالعہ کرنے کا آپؑ کو وافر موقع میسر آیا ۔ اور اصلاح خلق کے آپؑ کے آئندہ عظیم الشان مشن کے لئے یہ تجربات گویا بطور ٹریننگ کے تھے ۔

آپؑ کا حسن خلق

کسی انسان کے کردار کی حقیقی عظمت معلوم کرنی ہو تو دیکھنا چاہیئے کہ وہ معاشرتی لحاظ سے اپنے ساتھیوں اور ماتحتوں سے کیسا سلوک اور برتاؤ کرتا ہے ۔ اس سلسلہ میں چند نمونے ملاحظہ فرمائیے :
حضور اقدسؑ جب اپنے والد صاحب کے مقدمات کی پیروی کے لئے قادیان سے باہر تشریف لے جاتے تو عموماً سواری کے لئے گھوڑا اور ہمراہی کے لئے ایک خادم ساتھ ہوتا تھا ۔ ایک خادم مرزا اسماعیل بیگ صاحب کا بیان ہے ۔
" جب حضرتؑ قادیان سے چلتے تو ہمیشہ پہلے مجھے سوار کراتے ۔ جب نصف سے کم یا زیادہ راستہ طے ہو جاتا تو میں اتر پڑتا اور آپؑ سوار ہو جاتے ۔ اور اسی طرح جب عدالت سے واپس ہونے لگتے تو پہلے مجھے سوار کراتے اور بعد میں آپؑ سوار ہوتے ۔ ..."
یہ تو ماتحت خادم سے آپؑ کا انکسار اور فیاضی کا برتاؤ تھا ، جو بہرحال ایک انسان تھا ۔ اب ذرا یہ بھی غور فرمائیے کہ سواری کے جانور سے زیادہ مجبور اور بے زبان ماتحت بھلا اور کون ہو سکتا ہے ؟ سواری کے گھوڑے کے بارہ میں یہی خادم اس روایت کے تسلسل میں آگے بیان کرتے ہیں کہ حضور اقدسؑ " جب آپ سوار ہوتے تو گھوڑا جس چال سے چلتا اسی چال سے چلنے دیتے ۔ "
(الحکم 21 مئی 1934ء بحوالہ حیات طیبہ مؤلفہ مولانا شیخ عبدالقادر مرحوم سابق سوداگرمل ، صفحہ 22-21)

اللہ ، اللہ ! انسان ہو یا حیوان ، جو بھی آپؑ کے دائرہ خلق کی وسعت میں آ گیا ، اس نے آپؑ کی شفقت و رحم ، انکسار و فیاضی اور حسن خلق کا مثالی نمونہ ضرور دیکھا ۔
اسی طرح ایک اور خادم مرزا دین محمد صاحب بیان کرتے ہیں ۔
" جب مقدمات کی پیروی کے لئے جاتے تو مجھے گھوڑے پر اپنے ساتھ

پیچھے سوار کر لیتے تھے اور بٹالہ جا کر اپنی حویلی میں (اس گھوڑے کو) باندھ دیتے ۔ "

قارئینِ کرام ! ذرا غور فرمایئے کہ آقا تو سارے سفر میں گھوڑے کو خود چلانے کا فرض ادا کر رہا ہے اور ماتحت خادم کو کس شان سے اپنے پیچھے بے فکر بٹھا رکھا ہے ! دراصل مندرجہ بالا دو روایات میں ایک ہی صورت حال میں دو مختلف خدام سے حضور اقدسؑ کے حسن خلق کے دو مختلف زاویئے نظر آتے ہیں ۔ ہر ایک زاویہ اپنی جگہ دوسرے سے بڑھ کر غیر معمولی اور حسین نظر آتا ہے ۔

گزشتہ روایت کے تسلسل میں خادم مرزا اسماعیل بیگ صاحب کہتے ہیں کہ جب حضور اقدسؑ " آپ پیدل ہی چلتے اور مجھے گھوڑے پر سوار کرا دیتے (تو) میں بار بار انکار کرتا اور عرض کرتا " حضورؑ مجھے شرم آتی ہے " ۔ آپؑ فرماتے کہ " ہم کو پیدل چلتے شرم نہیں آتی ، تم کو سوار ہوتے کیوں شرم آتی ہے ۔ "

(ایضاً)

عجیب حسن کردار ہے اور عجیب حسن بیان جس نے خادم کے شرمانے کی شرم رکھ لی ۔

آئیے اب خادم مرزا دین محمد صاحب کی مذکورہ بالا روایت کا باقی حصہ دیکھتے ہیں کہ جب حضور اقدسؑ بٹالہ پہنچ جاتے تھے تو اس کے بعد آپؑ کی جُود و سخا اور ذرہ نوازی سے آپؑ کے ماتحت خادمان کس طرح فیضیاب ہوا کرتے تھے ۔ اور حضور اقدسؑ کے ذاتی انکسار اور ایثار کا کیا عالم ہوتا تھا ۔

" (بٹالہ کی) اس حویلی میں ایک بالا خانہ تھا ۔ آپؑ اس میں قیام فرماتے ۔ اس مکان کی دیکھ بھال کا کام ایک جولاہے کے سپرد تھا جو ایک غریب آدمی تھا ۔ آپؑ وہاں پہنچ کر دو پیسے کی روٹی منگواتے ۔ یہ اپنے لئے ہوتی تھی ۔ اور اس میں سے ایک روٹی کی چوتھائی کے ریزے پانی کے ساتھ کھا لیتے ۔ باقی روٹی اور دال وغیرہ جو ساتھ ہوتی وہ اس جولاہے کو دے دیتے ۔ اور مجھے کھانا کھانے کے لئے چار آنہ دیتے تھے آپؑ بہت ہی کم کھایا کرتے تھے اور کسی قسم کے چسکے کی عادت نہ تھی۔"

(حیاتِ احمدؑ مؤلفہ حضرت یعقوب علی عرفانیؓ ، جلد دوم صفحہ 196)

قارئین غور فرمایئے کہ خادم جولاہے کو تو یہ عزت بخشی کہ جو خود تناول فرمایا وہی اسے کھلایا ۔ پھر اسی پر بس نہیں ۔ خود تو ایک چوتھائی حصہ تناول کیا مگر اسے تین چوتھائی حصہ دے دیا ۔ اور پھر یہ کہ اسے دال سے روٹی کھلائی مگر خود ایک چوتھائی روٹی محض سادہ پانی سے تناول فرما لی ۔ اور محض یہی نہیں بلکہ اپنے ہمراہی مسافر خادم (جسے خود اپنے گھوڑے پر پیچھے بٹھا کر آرام سے لائے ہیں) کی اتنی دلداری فرمائی کہ اپنے کھانے پر خرچ کی ہوئی رقم سے آٹھ گنا زیادہ رقم اسے دی کہ خود اپنی پسند سے جو دل چاہے خرید کر کھائے ۔ عجیب شان ذرہ نوازی ہے -- وہ خادم جو پیٹ بھر کھائے مگر سادہ دال روٹی پر قناعت کر لے وہ تو آقا کا ہم نوالہ بننے کا شرف پا جائے ، اور جو خادم پیٹ بھر کھائے مگر کام و دہن کو لذت آشنا کرنا چاہے اسے اپنی تنہا ذات کے لئے آٹھ گنا زیادہ رقم خرچ کرنے کی اجازت ہے ۔ ایک خادم کو ایک زاویئے سے نواز دیا اور دوسرے خادم کو دوسرے زاویئے سے ۔ دونوں زاویئے حُسنِ خلق کے ہیں ، اور ایک سے ایک بڑھ کر حسین اور غیر معمولی ہیں ۔

اوپر ذکر گزر چکا ہے کہ حضرت اقدسؑ کی حیات طیبہ کا ایک حصہ والد صاحب کی اطاعت کی خاطر بظاہر تضیع اوقات کے تحت نظر آتا ہے ، تاہم مصلحت الٰہی نے اس میں بھی آپؑ کے لئے کئی سبق پنہاں کر رکھے تھے سیالکوٹ میں (1868-1864ء) آپؑ کو چار سال اپنی طبیعت پر جبر کر کے بسلسلہ سرکاری ملازمت مقیم رہنا پڑا ۔ اس تجربہ کے متعلق آپؑ فرماتے ہیں ۔

" اس تجربہ سے مجھے معلوم ہوا کہ اکثر نوکری پیشہ نہایت گندی زندگی بسر کرتے ہیں ۔ ان میں بہت کم ایسے ہوں گے جو پورے طور پر صوم و صلوۃ کے پابند ہوں ... میں ہمیشہ ان کے منہ دیکھ کر حیران رہا اور اکثر کو ایسا پایا کہ ان کی تمام دلی خواہشیں مال و متاع تک ... محدود تھیں ... میں نے ملازمت پیشہ لوگوں کی جماعت میں بہت کم ایسے لوگ پائے جو محض خدا تعالیٰ کی عظمت کو یاد کر کے اخلاق فاضلہ ... اور ہمدردی خلق ... اور پرہیز گاری کی صفت اپنے اندر رکھتے ہوں ۔ بلکہ بہتوں کو تکبر اور بدچلنی اور لاپرواہی دین اور طرح طرح کے اخلاق رزیلہ میں شیطان کے بھائی پایا ۔ اور چونکہ اللہ تعالیٰ کی یہ حکمت تھی کہ ہر ایک قسم اور ہر ایک نوع کے انسانوں کا مجھے تجربہ حاصل ہو ، اس لئے ہر ایک صحبت میں مجھے رہنا پڑا ۔"

(کتاب البریہ ۔ روحانی خزائن ، جلد 13 ، صفحہ 153)

قیامِ سیالکوٹ کے دوران آپؑ کی سیرت کی جھلکیاں غیروں کی نظر سے

اردو کے نغز گو شاعر ، مشہور صحافی اور سیاسی لیڈر مولانا ظفر علی خان ، ایڈیٹر اخبار " زمیندار " ساری عمر جماعت احمدیہ کے شدید مخالف رہے ان کے والد صاحب منشی سراج الدین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال پر اخبار " زمیندار " میں جو کچھ لکھا اس کا ایک اقتباس درج ذیل ہے ۔

منشی سراج الدین صاحب کا بیان

" مرزا غلام احمد صاحب 1860ء یا 1861ء کے قریب سیالکوٹ میں محرر تھے (درست تاریخیں 1864ء تا 1868ء ہیں - ناقل) ... اور ہم چشم دید شہادت سے کہہ سکتے ہیں کہ جوانی میں بھی نہایت صالح اور متقی بزرگ تھے - کاروبار ملازمت کے بعد ان کا تمام وقت مطالعہ دینیات میں صرف ہوتا تھا - عوام سے کم ملتے تھے - "

(اخبار زمیندار لاہور ، مئی 1908ء)

قارئین کرام غور کریں کہ یہ گواہی سنی سنائی نہیں بلکہ آنکھوں دیکھی ہے - " جوانی میں بھی " کے الفاظ بطور خاص قابل توجہ ہیں - سچ تو یہ ہے کہ

توبہ کردن در جوانی ، شیوۂ پیغمبر یست

جوانی کے عالم میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شیوہ پیغمبری کی گواہی چونکہ مخالف فریق کی طرف سے آئی ہے لہذا بے اختیار یہ کہنے کو دل چاہتا ہے کہ الفضل ما شھدت به الاعداء -

علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال کے ایک مایہ ناز استاد شمس العلماء مولانا سید میر حسن تھے جو سیالکوٹ میں رہتے تھے - انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کو عنفوانِ شباب میں قریب سے دیکھا ہے - ذیل میں ان کے دو بیان ہدیہ قارئین کئے جا رہے ہیں جن سے مولانا سید میر حسن صاحب کی باریک بین نظر اور گہرے مشاہدے کا پتہ چلتا ہے -

مولانا سید میر حسن صاحب کا پہلا بیان

حضرت مرزا صاحب 1864ء میں بتقریب ملازمت شہر سیالکوٹ میں تشریف لائے اور قیام فرمایا - چونکہ آپ عزلت پسند اور پارسا اور فضول و لغو سے مجتنب اور محترز تھے اس لئے عام لوگوں کی ملاقات جو اکثر تضیع اوقات کا باعث ہوتی ہے آپ پسند نہیں فرماتے تھے - لالہ بھیم سین صاحب وکیل جن کے نانا مٹھن لال صاحب بٹالہ میں اکسٹرا اسسٹنٹ تھے ،ان کے بڑے رفیق تھے - اور چونکہ بٹالہ میں مرزا صاحب اور لالہ صاحب آپس میں تعارف رکھتے تھے اس لئے سیالکوٹ میں بھی ان سے اتحاد کامل رہا - پس سب سے کامل دوست مرزا صاحب کے اگر اس شہر میں تھے تو لالہ صاحب ہی تھے - اور چونکہ لالہ صاحب سلیم طبع اور لیاقتِ زبانِ فارسی اور ذہن رسا رکھتے تھے ، اس سبب سے بھی مرزا صاحب کو علم دوست ہونے کے باعث ان سے بہت محبت تھی -

مرزا صاحب کی علمی لیاقت سے کچہری والے آگاہ نہ تھے - مگر چونکہ اسی سال کے اوائل گرما میں ایک عرب نوجوان محمد صالح نام شہر میں وارد ہوئے اور ان پر جاسوسی کا شبہ ہوا تو ڈپٹی کمشنر صاحب نے جن کا نام پرکسن تھا (اور پھر وہ آخر میں کمشنر راولپنڈی کی کمشنری کے ہو گئے تھے) محمد صالح کو اپنے محکمہ میں بغرض تفتیش حالات طلب کیا - ترجمان کی ضرورت تھی - مرزا صاحب چونکہ عربی میں کامل استعداد رکھتے تھے اور عربی زبان میں تحریر و تقریر بخوبی کر سکتے تھے اس واسطے مرزا صاحب کو بلا کر حکم دیا کہ جو بات ہم کہیں عرب صاحب سے پوچھو اور جو جواب وہ دیں اردو میں ہمیں لکھواتے جاؤ - مرزا صاحب نے اس کام کو کماحقہ ادا کیا اور آپ کی لیاقت لوگوں پر منکشف ہوئی -

اس زمانہ میں مولوی الہیٰ بخش صاحب کی سعی سے جو چیف محرر مدارس تھے (اب اس عہدے کا نام ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس ہے) کچہری کے ملازم منشیوں کے لئے ایک مدرسہ قائم ہوا کہ رات کو کچہری کے ملازم منشی انگریزی پڑھا کریں - ڈاکٹر امیر شاہ صاحب جو اس وقت اسسٹنٹ سرجن پنشنر ہیں ، استاد مقرر ہوئے - مرزا صاحب نے بھی انگریزی شروع کی اور ایک دو کتابیں انگریزی کی پڑھیں -

مرزا صاحب کو اس زمانہ میں مذہبی مباحثہ کا بہت شوق تھا - چنانچہ پادری صاحبوں سے اکثر مباحثہ رہتا تھا - ایک دفعہ پادری الائشہ صاحب (سے) جو دیسی عیسائی پادری تھے اور حاجی پورہ سے جانب جنوب کی کوٹھیوں میں سے ایک کوٹھی میں رہا کرتے تھے ، مباحثہ ہوا - پادری صاحب نے کہا کہ عیسوی مذہب قبول کرنے کے بغیر نجات نہیں ہو سکتی - مرزا صاحب نے فرمایا - نجات کی تعریف کیا ہے ؟ اور نجات سے آپ کیا مراد رکھتے ہیں مفصل بیان کیجئے - پادری صاحب نے کچھ مفصل تقریر نہ کی اور مباحثہ ختم کر بیٹھے - اور کہا کہ میں اس قسم کی منطق نہیں پڑھا -

پادری بٹلر صاحب ایم - اے - جو بڑے فاضل اور محقق تھے مرزا صاحب کا مباحثہ بہت دفعہ ہوا - یہ صاحب موضع گوہدپور کے قریب رہتے تھے - ایک دفعہ پادری صاحب فرماتے تھے کہ مسیح کو بے باپ پیدا کرنے میں یہ سِر تھا کہ وہ کنواری مریم کے بطن سے پیدا ہوئے اور آدم کی شرکت سے جو گنہگار تھا بری رہے - مرزا صاحب نے فرمایا کہ مریم بھی تو آدم کی نسل سے ہے - پھر آدم کی شرکت سے بریت کیسے اور علاوہ ازیں عورت ہی نے تو آدم کو ترغیب دی جس سے آدم نے درخت ممنوع کا پھل کھایا اور گنہگار ہوا - پس چاہیئے تھا کہ مسیح عورت کی شرکت سے بھی بری رہتے - اس پر پادری صاحب خاموش ہو گئے -

پادری بٹلر صاحب مرزا صاحب کی بہت عزت کرتے تھے - اور بڑے ادب سے ان سے گفتگو کیا کرتے تھے - پادری صاحب کو مرزا صاحب سے بہت محبت تھی - چنانچہ پادری صاحب ولایت جانے لگے تو مرزا صاحب کی ملاقات کے لئے کچہری میں تشریف لائے - ڈپٹی کمشنر صاحب نے پادری صاحب سے تشریف آوری کا سبب پوچھا تو پادری صاحب نے جواب دیا کہ میں مرزا صاحب سے ملاقات کرنے کو آیا تھا - چونکہ میں وطن جانے والا ہوں اس لئے ان سے آخری ملاقات کروں گا - چنانچہ جہاں مرزا صاحب بیٹھے تھے وہیں چلے گئے اور فرش پر بیٹھے رہے

اور ملاقات کرکے چلے گئے ۔

چونکہ مرزا صاحب پادریوں کے ساتھ مباحثہ کو بہت پسند کرتے تھے ، اس واسطہ مرزا شکستہ تخلص نے جو بعد ازاں موحد تخلص کیا کرتے تھے اور مراد بیگ نام جالندھر کے رہنے والے تھے مرزا صاحب کو کہا کہ سر سید احمد خان صاحب نے تورات و انجیل کی تفسیر لکھی ہے ۔ آپ ان سے خط و کتابت کریں اس معاملہ میں آپ کو بہت مدد ملے گی ۔ چنانچہ مرزا صاحب نے سر سید احمد خان کو عربی میں خط لکھا ۔

کچہری کے منشیوں کو شیخ الہ داد مرحوم سابق محافظ دفتر سے بہت انس تھا اور نہایت پکی اور سچی محبت تھی ۔ شہر کے بزرگوں سے ایک مولوی صاحب محبوب عالم نام سے جو عزلت گزیں اور بڑے عابد اور پارسا اور نقشبندی طریق کے صوفی تھے مرزا صاحب کو دلی محبت تھی ۔

چونکہ جس بیٹھک میں مرزا صاحب معہ حکیم منصب علی کے جو اس زمانہ میں وثیقہ نویس تھے ، رہتے تھے اور وہ سربازار تھی ۔ اور اس دوکان کے بہت قریب تھی جس میں حکیم حسام الدین صاحب مرحوم (حکیم صاحب حضرت میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی کے والد بزرگوار تھے) سامان دواسازی اور دوافروشی اور مطب رکھتے تھے ۔ اس سبب سے حکیم صاحب اور مرزا صاحب میں تعارف ہو گیا چنانچہ حکیم صاحب نے مرزا صاحب سے قانونچہ اور موجز کا بھی کچھ حصہ پڑھا ۔

چونکہ مرزا صاحب ملازمت کو پسند نہیں فرماتے تھے اس واسطے آپ نے مختاری کے امتحان کی تیاری شروع کر دی اور قانونی کتابوں کا مطالعہ شروع کر دیا پر امتحان میں کامیاب نہ ہوئے ۔ اور کیونکر ہوتے وہ دنیوی اشغال کے لئے بنائے نہیں گئے تھے ۔ سچ ہے کہ

ہر کسے را بہر کارے ساختند

ان دنوں پنجاب یونیورسٹی نئی نئی قائم ہوئی تھی اس میں عربی استاد کی ضرورت تھی جس کی تنخواہ ایک سو روپیہ ماہوار تھی ۔ میں نے ان کی خدمت میں عرض کی ۔ آپ درخواست بھیج دیں چونکہ آپ کی لیاقت عربی زباندانی کے لحاظ سے نہایت کامل ہے آپ ضرور اس عہدہ پر مقرر ہو جائیں گے ۔ فرمایا میں مدرسی کو پسند نہیں کرتا کیونکہ اکثر لوگ پڑھ کر بعدازاں بہت شرارت کے کام کرتے ہیں اور علم کو ذریعہ اور آلہ ناجائز کاموں کا بناتے ہیں ۔ میں اس آیت کی وعید سے بہت ڈرتا ہوں احشروا الذین ظلموا و ازواجھم اس جواب سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کیسے نیک باطن تھے ۔

آخر مرزا صاحب نوکری سے دل برداشتہ ہو کر استعفیٰ دے کر 1868ء میں یہاں سے تشریف لے گئے ۔ ایک دفعہ 1877ء میں آپ تشریف لائے اور لالہ بھیم سین صاحب کے مکان پر قیام فرمایا اور بتقریب دعوت حکیم میر حسام الدین صاحب کے مکان پر تشریف لائے

اسی سال سر سید احمد خان صاحب نے قرآن شریف کی تفسیر شروع کی تھی ۔ تین رکوع کی تفسیر یہاں میرے پاس آچکی تھی ۔ جب میں اور شیخ اللہ داد صاحب مرزا صاحب کی ملاقات کے لئے لالہ بھیم سین کے مکان پر گئے تو اثناء گفتگو میں سر سید صاحب کا ذکر شروع ہوا اتنے میں تفسیر کا ذکر بھی آ گیا ۔ راقم نے کہا کہ تین رکوعوں کی تفسیر آ گئی ہے جس میں دعا اور نزول وحی کی بحث آ گئی ہے ۔ فرمایا کل جب آپ آویں تو تفسیر لیتے آویں ۔ جب دوسرے دن وہاں گئے تو تفسیر کے دونوں مقام آپ نے سنے اور سن کر خوش نہ ہوئے اور تفسیر کو پسند نہ کیا ۔

مولانا سید میر حسن صاحب کا دوسرا بیان

حضرت مرزا صاحب پہلے محلہ کشمیریاں میں جو اس عاصی پُر معاصی کے غریب خانہ کے بہت قریب ہے عمرا نامی کشمیری کے مکان پر کرایہ پر رہا کرتے تھے ۔ کچہری سے جب تشریف لاتے تھے تو قرآن شریف کی تلاوت میں مصروف ہوتے تھے ۔ بیٹھ کر ، کھڑے ہو کر ، ٹہلتے ہوئے تلاوت کرتے تھے ۔ اور زار زار رویا کرتے تھے ۔ ایسی خشوع و خضوع سے تلاوت کرتے تھے کہ اس کی نظیر نہیں ملتی ۔ حسب عادت زمانہ صاحب حاجات جیسے اہلکاروں کے پاس جاتے ہیں ان کی خدمت میں بھی جایا کرتے تھے ۔ اس عمرا مالک مکان کے بڑے بھائی فضل دین نام کو جو فی الجملہ محلہ میں موقر تھا ، آپ بلا کر فرماتے میاں فضل دین ! ان لوگوں کو سمجھا دو کہ یہاں نہ آیا کریں نہ اپنا وقت ضائع کریں نہ میرے وقت کو برباد کریں ۔ میں کچھ نہیں کر سکتا میں حاکم نہیں ہوں جتنا کام میرے متعلق ہوتا ہے کچہری میں ہی کر آتا ہوں ۔ فضل دین ان لوگوں کو سمجھا کر نکال دیتے ۔ مولوی عبدالکریم صاحب بھی اسی محلہ میں پیدا ہوئے اور جوان ہوئے جو آخر میں مرزا صاحب کے خاص مقربین میں شمار ہوئے ۔

اس کے بعد وہ جامع مسجد کے سامنے ایک بیٹھک میں بمعہ منصب علی حکیم کے رہا کرتے تھے ۔ وہ (یعنی منصب علی) وثیقہ نویس کے عہدہ پر ممتاز تھے ۔ بیٹھک کے قریب ایک شخص فضل دین نام بوڑھے دکاندار تھے جو رات کو بھی دکان پر ہی رہا کرتے تھے ۔ ان کے اکثر احباب شام کے بعد آتے ۔ سب اچھے ہی آدمی ہوتے تھے ۔ کبھی کبھی مرزا صاحب بھی تشریف لایا کرتے تھے ۔ اور گاہ گاہ نصراللہ نام عیسائی جو ایک مشن سکول میں ہیڈ ماسٹر تھے آ جایا کرتے تھے ۔ مرزا صاحب اور ہیڈ ماسٹر صاحب کی اکثر بحث مذہبی امور میں ہو جاتی تھی ۔ مرزا صاحب کی تقریر سے حاضرین مستفید ہوتے تھے ۔

مولوی محبوب عالم صاحب ایک بزرگ نہایت پارسا اور صالح اور مرتاض شخص تھے ۔ مرزا صاحب ان کی خدمت میں بھی جایا کرتے تھے اور لالہ بھیم سین صاحب کو بھی تاکید فرماتے تھے کہ مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا کرو ۔ چنانچہ وہ بھی مولوی صاحب کی خدمت میں

کبھی کبھی حاضر ہوا کرتے تھے ۔ جب کبھی بیعت اور پیری مریدی کا تذکرہ ہوتا تو مرزا صاحب فرمایا کرتے تھے کہ انسان کو خود سعی اور محنت کرنی چاہئیے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا مولوی محبوب عالم صاحب اس سے کشیدہ ہو جایا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ بیعت کے بغیر راہ نہیں ملتی ۔

دینیات میں مرزا صاحب کی سبقت اور پیش روی تو عیاں ہے مگر ظاہری جسمانی دوڑ میں بھی آپ کی سبقت اس وقت کے حاضرین پر صاف ثابت ہو چکی تھی ۔

اس کا مفصل حال یوں ہے کہ ایک دفعہ کچہری برخواست ہونے کے بعد جب اہلکار گھروں کو واپس ہونے لگے تو اتفاقاً تیز دوڑنے اور مسابقت کا ذکر شروع ہو گیا ۔ ہر ایک نے دعویٰ کیا کہ میں بہت دوڑ سکتا ہوں ۔ آخر ایک شخص بلا سنگھ نام نے کہا کہ میں سب سے دوڑنے میں سبقت لے جاتا ہوں ۔ مرزا صاحب نے فرمایا کہ میرے ساتھ دوڑو تو ثابت ہو جائے گا کہ کون بہت دوڑتا ہے ۔ آخر شیخ اللہ داد صاحب منصف مقرر ہوئے اور یہ امر قرار پایا کہ یہاں سے شروع کر کے اس پل تک جو کچہری کی سڑک اور شہر میں حد فاصل ہے ننگے پاؤں دوڑو ۔ جوتیاں ایک آدمی نے اٹھا لیں اور پہلے ایک شخص اس پل پر بھیجا گیا تاکہ وہ شہادت دے کہ کون سبقت لے گیا اور پہلے پل پر پہنچا ۔ مرزا صاحب اور بلا سنگھ ایک ہی وقت دوڑے اور باقی آدمی معمولی رفتار سے پیچھے روانہ ہوئے ۔ جب پل پر پہنچے تو ثابت ہوا کہ حضرت مرزا صاحب سبقت لے گئے اور بلا سنگھ پیچھے رہ گیا ۔

(سیرۃ المہدی از قمرالانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ، حصہ اول طبع ثانی ، صفحہ 270-272)

اگلی قسط میں ہم حضور اقدسؑ کی پاکیزہ زندگی کے ابتدائی ایام کا جائزہ اس نظر سے لیں گے کہ کس طرح ارادہ الٰہی نے آپؑ کو دعوت الی اللہ کے میدان میں لا کھڑا کیا اور کس طرح آپؑ نے اپنی عظیم الشان دینی مہمات کی ابتدا فرمائی ۔

(باقی آئندہ)

خصوصی درخواست دعا

مکرم عبدالحلیم کوثر صاحب آف سکاربرو کی بیگم محترمہ خالدہ کوثر صاحبہ بریسٹ کینسر سرجری کے دو سال بعد اب جگر کے کینسر میں مبتلا ہیں ۔ اور دوبارہ کیمو تھراپی کے مرحلہ سے گزر رہی ہیں ۔ جس کی وجہ سے علاج و معالجہ میں مختلف پیچیدگیاں پیدا ہو گئی ہیں ۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ محترمہ خالدہ کوثر صاحبہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خصوصیت سے دعا کریں ۔

ہفت روزہ انٹرنیشنل الفضل لندن

اہل قلم حضرات اور خریدار توجہ فرمائیں

کمانڈر چوہدری محمد اسلم
ایڈیشنل سیکرٹری بیت الاسلام مشن ہاؤس ، ٹورانٹو

خدا تعالیٰ کے فضل سے ہفت روزہ انٹرنیشنل الفضل لندن یکم جنوری 1994ء سے بڑی باقاعدگی اور بڑی شان سے نکل رہا ہے ۔ اور جماعت احمدیہ مسلمہ عالمگیر اس سے بھرپور فائدہ اٹھا رہی ہے ۔ یہ وہ شاندار پرچہ ہے جس میں حضور انور کے تازہ ترین خطبات ، ارشادات خطابات ، مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام کی جھلکیاں ، مجالس عرفان کے انمول موتی ، جماعت احمدیہ کی تازہ ترین خبریں ، جماعت احمدیہ کے اخبارات اور رسائل و جرائد میں چھپنے والے مضامین کا الفضل ڈائجسٹ علمی اور تحقیقی مضامین ، بلند پایہ منظوم کلام وغیرہ ہر ہفتے بڑی باقاعدگی سے شائع ہوتے ہیں ۔

کینیڈا کے علم دوست حضرات سے گزارش ہے کہ وہ اس شہرہ آفاق اخبار میں ٹھوس علمی مضامین ، اعلیٰ درجے کا منظوم کلام ، دلچسپ معلومات ، ایمان افروز واقعات ، مقامی کینیڈین اور مختلف قومیتوں کے مخلص احمدیوں اور قومی سطح کے مختلف احمدی کھلاڑیوں کے انٹرویوز ، دلچسپ سفرنامے ، نت نئے سائنسی اور تکنیکی انکشافات وغیرہ کے موضوعات پر لکھ کر انٹرنیشنل الفضل کی قلمی معاونت فرمائیں ۔

یہ آپ کا اپنا اخبار ہے ۔ اس کی خریداری کو فروغ دینا آپ سب کا فرض ہے کیونکہ یہ تبلیغ کا بہترین ذریعہ ہے ۔ یہ آپ کی تعلیمی ، اخلاقی اور روحانی بقاء اور آپ کی اولاد کی تربیت کا ضامن ہے ۔ یہ دنیا بھر کی جماعتوں سے رابطے کا ایک وسیلہ ہے ۔ اس لئے ہر احمدی گھرانہ میں اس کا آنا بے حد ضروری ہے ۔ اس کا سالانہ چندہ صرف 75 کینیڈین ڈالر ہے ۔ براہ کرم سال رواں کا سالانہ چندہ جلد از جلد ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں ۔ بعض احباب نے ابھی تک گزشتہ سال 1995ء کا بھی چندہ ادا نہیں کیا ان سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بقایا جات ادا فرما دیں ۔ سالانہ چندہ کی ادائیگی ، خریداری بڑھانے اور قلمی معاونت کے لئے مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب ، امیر و مشنری انچارج کینیڈا تمام جماعتوں کو توجہ دلا چکے ہیں ۔ یاد دہانی کے لئے خطوط بھی لکھے جا رہے ہیں ۔ احمدیہ گزٹ کینیڈا بھی اس ضمن میں احباب جماعت کی توجہ گاہے بگاہے مبذول کرواتا رہا ہے ۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ انٹرنیشنل الفضل کی قلمی معاونت فرمائیں اور اس کی خریداری کو بڑھائیں اور اس روحانی چشمہ کے فیض کو عام کریں اور نہ صرف خود خریدار بنیں بلکہ دوسروں کو بھی اس کی خریداری کی طرف توجہ دلائیں ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

الیگزینڈر رسل ویب کا قبول اسلام

حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحبؓ کے رشحاتِ قلم

جماعت احمدیہ کینیڈا کے دعاگو بزرگ مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب دہلوی کے فرزند ارجمند مکرم فضل الرحمٰن صاحب عامر نے Alexander Webb الیگزینڈر ویب کے قبولیت اسلام کاایک دلچسپ اورایمان افروز واقعہ " ذکر حبیب " سے نقل کرکے ہمیں بھجوایا ہے جس کے لئے ہم ان کے ممنون ہیں ۔ یہ واقعہ اس کتاب کے چودھویں باب کے صفحہ 375 سے لے کر صفحہ 388 تک درج ہے افادہ عام کے لئے ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے ۔

(ادارہ)

امریکہ میں ایک صاحب محمد الیگزینڈر رسل ویب نام تھے جو کسی زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ خط وکتابت کرنے سے مسلمان ہوگئے تھے ان کے اسلام کا جب بہت چرچا پھیلا تو بعض متمول اہل ہند نے انہیں روپیہ بھیج کر ہندوستان بلوایا اور مختلف شہروں میں ان کے لیکچر کرائے ۔ اور یہ تجویز ہوئی کہ وہ واپس امریکہ جا کر تبلیغ اسلام کاکام کریں اور ایک ہفتہ وار اخبار شائع کریں جب وہ ہندوستان پہنچے تو انہوں نے ارادہ ظاہر کیا کہ وہ قادیان جائیں اور حضرت مرزا صاحب سے ملیں لیکن دوسرے مسلمانوں نے انہیں روکا کہ ایسا کرنے سے عام لوگ آپ کو چندہ نہ دیں گے اس واسطے وہ قادیان نہ آئے ان کے حالات کو مولوی حسن علی صاحب مرحوم نے جو ویب صاحب کے سفر ہندوستان میں شریک تھے اپنی کتاب تائید حق میں شائع کیا ہے جو کہ ہم ان کے اپنے الفاظ میں درج کرتے ہیں ۔

" ملک امریکہ میں اسلام کیونکر پھیل رہا ہے اس قصہ سے بہت حضرات پوری طرح واقف نہیں ہوں گے ملک امریکہ کے شہر ہڈسن علاقہ نیویارک میں 1846ء میں ایک شخص پیدا ہوا جس کا نام الیگزینڈر رسل ویب رکھا گیا اس شخص کا باپ ایک نامی و مشہور اخبار کا ایڈیٹر و مالک تھا ۔ ویب صاحب نے کالج میں پوری تعلیم پائی اور اپنے باپ کے نقش قدم پر چل کر ایک ہفتہ وار اخبار جاری کیا ۔ ویب صاحب کی لیاقت علمی طرز و تحریر کا شہرہ دور دور ہوا ایک روزانہ اخبار سینٹ جوزف مسوری ڈیلی گزٹ کے اڈیٹری کے معزز عہدہ پر ویب صاحب کی دعوت کی گئی پھر اس کے بعد اور کئی اخباروں کی ایڈیٹری کا کام ویب صاحب کے سپرد ہوتا رہا ۔ کوئی صاحب لفظ " اخبار" کے کہنے سے کہیں رفیق ہند علیگڈھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ یا اخبار عام کی ایڈیٹری نہ سمجھ لیں ۔ ہندوستان کے دیسی اخباروں کو امریکہ کے اخباروں سے وہی نسبت ہے جو ایک تین چار برس کے لڑکے کو ایک چالیس پچاس برس کے ذی علم و تجربہ کار شخص کے ساتھ ہو سکتی ہے امریکہ کے اخباروں کی تعداد کا حساب ہزار سے نہیں ہوتا ۔ بلکہ لاکھ سے پھر ایڈیٹر بھی اسی لیاقت ودماغ کا آدمی ہوتا ہے ۔ جو اگر ضرورت ہو تو وزارت کے کام کو بھی انجام دے سکے جس اخبار کے ویب صاحب ایڈیٹر تھے وہ امریکہ میں دوسرے نمبر کا اخبار گنا جاتا تھا ۔ یعنی ایک ہی اخبار ساری قلمرو میں ایسا تھا جو ویب صاحب کے اخبار سے زیادہ درجہ اور رتبہ کا تھا ویب صاحب کی قابلیت اور لیاقت کا ایسا شہرہ ہوا کہ پریذیڈنٹ سلطنت امریکہ نے ان کو سفارت کے معزز عہدہ پر مقرر کرکے جزیرہ فلپائن کے پایہ تخت منیلا کو روانہ کیا۔سفیر سلطنت گورنر کا ہم مرتبہ ہوتا ہے ۔

1872ء میں مسٹر ویب نے دین عیسوی کو ترک کر دیا انہوں نے دیکھا کہ عیسائی مذہب سراسر خلاف عقل و عدل ہے کئی برس تک ویب صاحب کا کوئی دین نہ تھا ۔ لیکن ان کو ایک قسم کی بے چینی تھی دل میں خیال کیا کہ اس جہان کے سامنے ادیان پر غور کروں شاید ان میں سے کوئی سچا مذہب ہو پہلے پہل بدھ مذہب کی تحقیقات شروع کی تحقیقات کامل کے بعد اس مذہب کو تشفی بخش نہ پایا ۔ اسی زمانہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب مجدد زمان کے انگریزی اشتہارات کی یورپ و امریکہ میں خوب اشاعت ہو رہی تھی ۔ ویب صاحب نے اس اشتہار کو دیکھا اور مرزا صاحب سے خط وکتابت شروع کی جس کا آخری نتیجہ یہ ہوا کہ ویب صاحب نے دین اسلام قبول کر لیا ۔

حاجی عبداللہ عرب ایک میمن تاجر ہیں جو کلکتہ میں تجارت کرتے تھے جب اللہ تعالیٰ نے لاکھ دو لاکھ کی پونجی کا ان کو سامان کر دیا تو ہجرت کر کے مدینہ میں جا بسے وہاں باغوں کے بنانے میں بہت کچھ صرف کیا بہت عمدہ باغ تیار تو ہوگئے لیکن عرب کے بدوؤں کے ہاتھوں پھل ملنا مشکل ہوا ۔ آخر بیچارے پریشانی میں مبتلا ہوگئے جدہ میں آکر ایک مختصر پونجی سے تجارت شروع کر دی بمبئی سے تجارتی تعلق ہونے کی وجہ سے ہندوستان میں بھی کبھی کبھی آ جاتے ہیں ۔ یہ بزرگ ایک نہایت اعلیٰ درجہ کا مومن ہے ۔ اللہ نے اس شخص کو مادرزاد ولی بنایا ہے اس کمال وخوبی کا مسلمان میری نظروں سے کم ہی گزرا ہے ۔ مثل بچوں کے دل گناہوں سے پاک و صاف ۔ خدا پر بہت ہی بڑا توکل ہمت نہایت بلند مسلمانوں کی خیر خواہی کا وہ جوش کہ صحابہ کی یاد آ جائے ۔ اے خدا اگر عبداللہ عرب کے ایسے پانچ سو مسلمانوں کی جماعت بھی تو قائم کر دے تو مسلمانوں کی دنیا بھی بدل جائے ۔ خدا نے اپنے

فضل و کرم سے مجھ کو بھی تھوڑا بہت جوش اہل اسلام کی خیر خواہی کا عنایت فرمایا ہے - لیکن جب میں عبداللہ عرب کے جوش پر غور کرتا ہوں تو سر نیچا کر لیتا ہوں مجھ کو عبداللہ عرب کے ساتھ بڑا نیک ظن ہے - اور وہ بھی مجھ کو محبت سے ملتے ہیں مجھ کو عبداللہ عرب کے ساتھ رہنے کا عرصہ تک موقعہ ملا ہے اگر میں ان کی روحانی خوبیوں کو لکھوں تو بہت طول ہو جائے گا - اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس آخری زمانہ میں بھی اس قسم کے مسلمان موجود ہیں - اور مکہ معظمہ میں نہر زبیدہ کی اصلاح کے لئے قریب چار لاکھ روپیہ کا چندہ ایک عبداللہ عرب صاحب کی کوشش سے جمع ہوا تھا - بمبئی میں عبداللہ عرب صاحب نے الیگزینڈر رسل ویب سفیر امریکہ کے مسلمان ہونے کا حال سنا تو فوراً انگریزی میں خط لکھوا کر ویب صاحب کے پاس روانہ کیا - ویب صاحب نے بھی ویسے ہی گرمجوشی کے ساتھ جواب دیا - اور خواہش ظاہر کی کہ اگر آپ کسی طرح منیلا آسکتے تو امریکہ میں اشاعت اسلام کے کام میں کچھ صلاح و مشورہ کیا جاتا - حاجی عبداللہ عرب صاحب کو حضرت پیر سید اشہدالدین جھنڈیوالے سے بیعت ہے - شاہ صاحب کی بڑی عظمت عبداللہ عرب کے دل میں ہے کچھ اس قدر تعریف ان کی بیان کی ہے - کہ مجھ کو بھی مشتاق بنا دیا ہے کہ ایک بار حضرت پیراشہد الدین صاحب کی ملاقات ضرور کروں جب کوئی اہم کام پیش ہوتا ہے تو حاجی عبداللہ عرب صاحب اپنے پیر و مرشد سے صلاح ضرور ہی لے لیتے ہیں - چنانچہ انہوں نے اپنے مرشد سے منیلا جانے کے بارے میں استفسار کیا - استخارہ کیا - استخارہ کیا گیا شاہ صاحب نے کہا کہ ضرور جاؤ اس سفر میں کچھ خیر ہے - عبداللہ عرب صاحب نے مجھ کو خط لکھا کہ تو بھی منیلا چل میں انگریزی نہیں جانتا اور ویب صاحب اردو نہیں جانتے ایک مترجم ضروری ہے اور ایک نومسلم سے ملنا ہے - نہ معلوم اس بیچارے کو دین اسلام کے بارے میں کیا کچھ پوچھنے کی حاجت ہو - میں اس زمانہ میں کٹک میں تھا - کلکتہ میں حاجی صاحب میرا بہت انتظار کرتے رہے مسلمانان کٹک نے مجھ کو جلد رخصت نہ دی آخر وہ ایک یورپین نو مسلم کو لے کر منیلا چلے گئے اس سفر میں حاجی صاحب کا ہزار روپیہ سے بالا صرف ہوا - ویب صاحب سے ملاقات ہوئی تو یہ بات طے پائی کہ ویب صاحب سفارت کے عہدہ سے استعفیٰ داخل کریں - اور اشاعت اسلام کے لئے حاجی عرب صاحب چندہ جمع کریں - حاجی صاحب نے ہندوستان واپس آ کر مجھ سے ملاقات کی اور میرے ذریعہ سے ایک جلسہ حیدرآباد میں قائم ہوا جس میں چھ ہزار روپیہ چندہ بھی جمع نہ ہوئے - میں نے حاجی صاحب سے کہا کہ ابھی ویب صاحب کو عہدہ سے الگ ہونے کو نہ لکھو جب تک چندہ پورا جمع نہ ہولے - حاجی صاحب نے جوش میں میری نہ سنی اور بمبئی سے تار دیا کہ سب ٹھیک ہے - تم نوکری سے استعفیٰ داخل کر دو - چنانچہ ویب صاحب نے ویسا ہی کیا اور ہندوستان آئے - میں بمبئی سے ساتھ ہوا - بمبئی پونہ - حیدرآباد مدراس میں ساتھ رہا - حیدرآباد میں ویب صاحب نے مجھ سے کہا کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب کا مجھ پر بڑا احسان ہے انہیں کی وجہ سے میں مشرف بہ اسلام ہوا - میں ان سے ملنا چاہتا ہوں - مرزا صاحب کی بدنامی وغیرہ کا جو قصہ میں نے سنا تھا - ان کو سنایا ویب صاحب نے حضرت مرزا صاحب کو ایک خط لکھوایا - جس کا جواب آٹھ صفحہ کا حضرت نے لکھ کر بھیجا اور مجھکو لکھا کہ لفظ بلفظ ترجمہ کر کے ویب صاحب کو سنا دینا - چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا ویب صاحب نہایت شوق و ادب کے ساتھ حضرت اقدس کا خط سنتے رہے - خط میں حضرت نے اپنے اس دعویٰ کو مع دلیل کے لکھا تھا - پنجاب کے علماء کی مخالفت اور عوام میں شورش کا تذکرہ تھا - حضرت نے یہ بھی لکھا تھا کہ مجھ کو بھی تم سے (یعنی ویب صاحب سے) ملنے کی بڑی خواہش ہے ویب صاحب حاجی عبداللہ عرب کی اور میری ایک کمیٹی ہوئی کہ کیا کرنا چاہیئے رائے یہی ہوئی کہ مصلحت نہیں ہے کہ ایسے وقت میں کہ ہندوستان میں چندہ جمع کرنا ہے - ایک ایسے بدنام شخص سے ملاقات کر کے اشاعت اسلام کے کام میں نقصان پہنچایا جائے - اب اس بد فیصلہ پر افسوس آتا ہے ویب صاحب لاہور گئے تو اسی خیال سے قادیان نہ گئے لیکن بہت بڑے افسوس کی بات یہ ہوئی کہ ایک شخص نے ویب صاحب سے پوچھا کہ آپ قادیان حضرت مرزا صاحب کے پاس کیوں نہیں جاتے تو انہوں نے یہ گستاخانہ جواب دیا کہ قادیان میں کیا رکھا ہوا ہے - لوگوں نے ویب صاحب کے اس نامعقول جواب کو حضرت مرزا صاحب تک پہنچا بھی دیا - غرض ہندوستان کے مشہور شہروں کی سیر کر کے ویب صاحب تو امریکہ جا کر اشاعت اسلام کے کام میں سرگرم ہو گئے - دو ماہ تک میں ویب صاحب کے ساتھ رہا - ویب صاحب حقیقت میں آدمی معقول ہے اور اسلام کی سچی محبت اس کے دل میں پیدا ہو گئی ہے - مجھ سے جہاں تک ہو سکا - ان کے معلومات بڑھانے ، خیالات کج کو درست کرنے اور مسائل ضروری کی تعلیم میں کوشش کی اور شیخ محمد میرا ہی رکھا ہوا نام ہے -

جیسا میں نے کہا تھا ویسا ہوا - ہندوستان کے مسلمانوں نے چندہ کا وعدہ تو کیا لیکن ادا ہوتا ہوا کہیں سے نظر نہیں آتا تھا - حاجی عبداللہ عرب صاحب نے بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارے لیکن یزدد میخ آہنی درسنگ لاکھوں روپیہ خلاف شرع خرچ کرنے میں مسلمان مستعد و سرگرم ہی رہے اور اس بہت بڑے کام میں کچھ بھی نہ دیا صرف رنگون اور حیدرآباد دکن سے تو کچھ کیا گیا - کل روپے جو میرے خیال میں بھیجے گئے وہ تیس ہزار ہوں گے جس میں حاجی عبداللہ عرب صاحب کا سولہ ہزار روپیہ ہو گا - بیچارہ غریب حاجی اس نیک کام میں پس گیا -

جب حاجی عبداللہ عرب صاحب چندہ کے فراہم نہ ہونے سے سخت بے چینی میں مبتلا ہوئے تو اپنے پیر کی طرف متوجہ ہوئے اور حضرت

سیداشہدالدین صاحب کی خدمت میں جاکر عرض کیا ۔ حضرت پیر صاحب نے استخارہ کیا معلوم ہوا کہ انگلستان اور امریکہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے روحانی تصرفات کی وجہ سے اشاعت ہو رہی ہے ان سے دعا منگوانے سے کام ٹھیک ہوگا ۔ دوسرے دن حاجی صاحب کو پیر صاحب نے خبر دی اس پر حاجی صاحب نے بیان کیا کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب کی علمائے پنجاب و ہند نے تکفیر کی ہے ۔ ان سے کیونکر اس بارہ میں کہا جائے اس بات کو سن کر اشہد صاحب نے بہت تعجب کیا اور دوبارہ اللہ کی طرف متوجہ ہوئے اور استخارہ کیا ۔ خواب میں جناب حضرت محمد مصطفیٰؐ کو دیکھا اور حضورؐ نے فرمایا کہ مرزا غلام احمد اس زمانہ میں میرا نائب ہے وہ جو کہے وہ کرو ۔ صبح اٹھ کر اشہد صاحب نے کہا کہ اب میری حالت یہ ہے کہ میں خود مرزا صاحب کے پاس چلوں گا ۔ اور اگر وہ مجھے امریکہ جانے کو کہیں تو جاؤں گا ۔ جب حاجی عبداللہ عرب صاحب نے اور دوسرے صاحبوں نے خواب کا حال سنا اور پیر صاحب کے ارادہ سے واقف ہوئے تو مناسب نہ سمجھا کہ پیر صاحب خود قادیان جائیں ۔ سب نے عرض کیا کہ آپ کیوں تکلیف کرتے ہیں آپ کی طرف سے کوئی دوسرے صاحب حضرت مرزا صاحب کے پاس جا سکتے ہیں ۔ چنانچہ پیر صاحب کے خلیفہ عبداللطیف صاحب اور حاجی عبداللہ عرب صاحب قادیان آئے اور سارا قصہ بیان کر کے خواستگار ہوئے کہ حضرت اقدس اس طرف متوجہ ہوں تاکہ اشاعت اسلام کا کام امریکہ میں عمدگی سے چلنے لگے ۔ بیان مذکورہ بالا میں نے خود حاجی عبداللہ عرب صاحب سے سنا ہے اور جیسا کہ میں پہلے لکھ آیا ہوں حاجی صاحب کو میں ایک نہایت ہی اعلیٰ درجہ کا باخدا آدمی سمجھتا ہوں ۔ اس لئے اس خبر کو جھوٹ سمجھنے کی کوئی وجہ نہیں ہے ۔ جس حالت میں مرزا صاحب ایک بدنام شخص ہو رہے ہیں ۔ اور جھنڈے والے پیر صاحب ایک نامی آدمی ہیں عبداللہ عرب صاحب کو کوئی وجہ نہیں ہے کہ اپنے مرشد کے بارے میں ایک ایسا قصہ تصنیف کریں جس سے ظاہراً ان کا نقصان ہی نقصان ہے ۔

حاجی عبداللہ صاحب سے مجھ کو ایک عجیب بات معلوم ہوئی کہ قسطنطنیہ میں سید فضل صاحب ایک باکمال بزرگ رہتے ہیں جن کو سلطان روم بہت پیار کرتے ہیں ۔ سید فضل صاحب کے بزرگوں میں ایک شیخ گزرے ہیں ۔ (میں ان کا نام وغیرہ آئندہ دریافت کر کے کسی دوسرے رسالہ میں درج کروں گا) جو صاحب کشف وکرامت تھے وہ اپنے ملفوظات میں لکھ گئے ہیں کہ آخری زمانہ میں مہدی علیہ السلام تشریف لائیں گے تو مغربی ملکوں میں ایک بہت بڑی قوم گورے رنگ والی حضرت مہدی علیہ السلام کی بڑی معین ومددگار ہوگی اور وہ سب داخل اسلام ہوگی ۔ واللہ اعلم بالصواب ۔

(باقی آئندہ)

حق شناس

حق آشنا کو حق کی رِدا کیوں نہیں دیتے
مایوس دل کو حرفِ دعا کیوں نہیں دیتے

جب میرا شعور آپ نے بیدار کیا ہے
سجدہ کسے کروں یہ بتا کیوں نہیں دیتے

ادراک کی حدود سے بالا ہے جس کی ذات
اس ماورا کو دل میں بسا کیوں نہیں دیتے

وہ ایک حرف جس سے ملا جہاں کو ثبات
اس حرفِ کُن کا راز بتا کیوں نہیں دیتے

ہم جب تمہارے ہوگئے پھر یہ حجاب کیا
پردہ یہ درمیان سے اٹھا کیوں نہیں دیتے

سوچوں کو جو دے تازگی خیالات کو وسعت
اس مُرشدِ کامل کا پتا کیوں نہیں دیتے

کیوں کاسۂ گدا لئے پھرتے ہو دَربَدر
اس قادرِ مُطلق کو صدا کیوں نہیں دیتے

تکمیلِ ذات جس کی بدولت نصیب ہو
آدمؔ کو وہ سرور دعا کیوں نہیں دیتے

(عبدالواسع آدم چغتائی ۔ برمنگھم ، برطانیہ)

کیا آپ دل کے دورے سے بچنا چاہتے ہیں ؟

- سگریٹ نوشی سے مکمل پرہیز کریں اور ایسے ماحول میں نہ بیٹھیں جہاں سگریٹ پی جا رہی ہو کیونکہ سگریٹ کا دھواں دل کی شریانوں میں چربی جمع کرنے کے عمل کو تیز کر دیتا ہے ۔
- ہفتے میں دو سے زیادہ انڈے نہ کھائیں ۔ انڈے کی زردی کم سے کم کھائیں ۔
- سرخ گوشت یعنی بیف یا مٹن کی بجائے مچھلی اور مرغی کو اپنی عموماً خوراک بنائیں ۔ سرخ گوشت میں چربی کی مقدار 50% تک ہوتی ہے جو کہ دل کے لئے مضر ہے ۔
- سبزیاں اور پھل باقاعدگی سے وافر مقدار میں استعمال کریں ۔
- باقاعدہ ورزش کو اپنا معمول بنائیں ۔

اسلام اور احمدیت کے مخلص فدائی ممتاز عرب احمدی سکالر

الحاج السید محمد حلمی الشافعی رحلت فرما گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون ○

جماعت احمدیہ مسلمہ عالمگیر کے ممتاز اور معروف عرب احمدی سکالر الحاج السید محمد حلمی الشافعی 12 فروری کی شام لندن میں بقضائے الٰہی دار انتقال فرماگئے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ○

صلحائے عرب میں سے ایک عظیم رجل صالح اور حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام پر درود سلام بھیجنے والے ابدال شام میں ایک فاضل اجل، محب و مخلص مکرم الحاج السید محمد حلمی الشافعی صاحب کی اچانک وفات پر جس قدر دکھ کا اظہار کیا جائے کم ہے ۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ کل من علیھا فان - ویبقی وجہ ربک ذوالجلال و الاکرام (سورۃ الرحمن 55 : 27-28)

مختصر سوانحی خاکہ

آپ 21 مارچ 1929ء قاہرہ ، مصر میں پیدا ہوئے ۔ آپ کے والد ماجد ایک مذہبی شخصیت تھے اور کٹر وہابیانہ مزاج رکھتے تھے ۔ ظاہر سی بات ہے کہ آپ بھی ایسے ہی نظریات کے ساتھ جوان ہوئے لیکن وسیع مذہبی مطالعہ رکھتے تھے ۔ فیکلٹی آف سائنس ، قاہرہ یونیورسٹی سے B.Sc. کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد الازہر یونیورسٹی میں ریاضی اور فزکس کے استاد ہوگئے ۔ درس تدریس کی چھ سال کی ملازمت کے بعد آپ نے پٹرولیم انجینئرنگ کا دو سال کا کورس مکمل کیا اور پھر ملازمت کے سلسلہ میں متعدد عرب ممالک میں مقیم رہے جن میں سعودی عرب ، لیبیا ، الجیریا ، عراق ، کویت ، متحدہ عرب امارات اور سوڈان وغیرہ شامل ہیں ۔

1965ء میں آپ کی ملاقات ایک مخلص اور فدائی مصری عرب احمدی مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب سے ہوئی جن کی دوسال تک مسلسل تبلیغی کوششوں سے آپ کے شکوک و شبہات دور ہوئے اور اس طرح قبول احمدیت کی سعادت 1967ء میں حاصل کی ۔ والد چونکہ ایک کٹر وہابی مذہبی شخصیت کے مالک تھے اس لئے انہوں نے ان کے اس فیصلہ کو ناپسند تو ضرور کیا لیکن وہ آپ کے اعلیٰ کردار سے واقف تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی پاکیزہ اور پرشوکت تحریرات سے لطف بھی حاصل کرچکے تھے اس لئے ان کی زیادہ مخالفت نہیں کی اگرچہ دیگر عزیزواقارب بھی مخالفت کرتے تھے لیکن مذہبی معاملات میں فتویٰ آپ ہی سے لیا کرتے تھے ۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے بتایا کہ قبول احمدیت کی ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ وہابی اسلام اور توحید کے نام پر غیراسلامی حرکات کرتے ہیں اور دراصل ان کے ایمان کی مثال چھلکے کی سی ہے جب کہ احمدیت کی تعلیم اسلام کے مغز کو پیش کرتی ہے ۔

1980ء میں آپ کو پہلی بار ربوہ اور قادیان جانے کی توفیق ملی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے ملاقات کی سعادت بھی حاصل کی ۔ اس سفر کے دوران آپ سری نگر ، کشمیر بھی تشریف لے گئے اور حضرت مسیح ناصریؑ کی قبر کی زیارت کی ۔

1986ء میں آپ نے ملازمت سے استعفیٰ دے دیا اور اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کر دی ۔ 1986ء سے 1994ء تک آپ بحیثیت امیر جماعت احمدیہ مصر خدمات سرانجام دیتے رہے اور پھر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر برطانیہ تشریف لے آئے اور اسلام آباد ، برطانیہ میں رہائش پذیر ہوکر خدمت اسلام میں ہمہ تن مصروف ہوگئے ۔ عربی زبان میں شائع ہونے والے ماہنامہ التقویٰ کے مدیر اعلیٰ کے فرائض احسن طریق سے انجام دئے ۔ MTA کے ناظرین عرب بھائیوں کے لئے پیش کئے جانے والے پروگرام لقاء مع العرب کے حوالے سے بھی آپ سے واقف ہیں ۔ آپ کو لقاء مع العرب پروگرام میں خصوصیت سے نمایاں کام کرنے کی توفیق ملی ۔ آپ نے متعدد کتب ، خطبات و خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے عربی میں تراجم کرنے کی سعادت حاصل کی ۔ اسی طرح تفسیر کبیر کی پہلی دو جلدوں کے عربی ترجمہ میں بھی نمایاں خدمت کی توفیق ملی ۔ عرب بھائیوں کو پیغام حق پہنچانے کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر آپ نے کئی ممالک کے تبلیغی دورہ جات کئے جن میں یوگنڈا ، مالی ، ارجنٹائن ، بیلجیئم ، ہالینڈ ، جرمنی اور بعض عرب ممالک شامل ہیں ۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے خدام الاحمدیہ کو یہ نصیحت کی کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کو غور سے سنا کریں کہ یہ ان کی روحانی ترقی کے لئے بہت ضروری ہیں اور یہی اسلام کا مغز ہیں ۔

حضور انور کے تاثرات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے

14 فروری کے درس القرآن کے آخر پر آپ کا نہایت محبت بھرا ذکر کرتے ہوئے آپ کے شمائل حسنہ کو یوں بیان فرمایا :

" ایک نہایت ہی پیارے بھائی ، بہت ہی مخلص اور فدائی انسان حضرت السید حلمی الشافعی کا وصال ہوگیا ہے ۔ لقاء مع العرب میں اکثر لوگوں نے دیکھا ہوگا اور دنیا بھر سے لوگ مجھے لکھتے تھے کہ لقاء مع العرب میں بہت ہی پیارا وجود ہے لقاء مع العرب میں ان کی وجہ سے جان آ جاتی ہے ۔ ان کا چہرہ ، ان کا اخلاص ، ان کی باتیں ، ان کا ترجمہ اور فصاحت و بلاغت ، کہتے ہیں کہ طبیعت عش عش کر اٹھتی ہے ۔ اور یہ جو تعریف ہے یہ صرف احمدی نہیں کرتے تھے غیر احمدی بھی اور عربوں کی طرف سے جو مجھے خط ملا کرتے تھے لقاء مع العرب کے متعلق اس میں حلمی الشافعی صاحب سے متعلق بڑے تعریفی کلمات ہوا کرتے تھے ۔

ان کا جو انداز بیان تھا بہت ہی پیارا اور میں ان سے کہا کرتا تھا کہ آپ کے ترجمے کا مجھے ایسا مزا آتا ہے کہ کسی اور کا نہیں آتا کیونکہ آپ لگتا ہے میری جان میں اتر کر ترجمہ کر رہے ہیں میرے رونے پر رو پڑتے تھے ، میرے ہنسنے پر ہنس پڑتے تھے یوں لگتا تھا جیسے ایک ہی طبلے کی تھاپ پر ہم دونوں کے دل دھڑک رہے ہیں ۔ جس مزاج کے ساتھ میں بات کرتا تھا بعینہٖ وہ مزاج ڈال کر ترجمہ کرتے تھے ۔ آواز کا زیروبم انہی جذبات کے ساتھ ابھرتا ، اترتا ۔ یہ جو خاص خدا نے ان کو ملکہ دیا تھا اور پھر چہرے پر اسی طرح غم کے آثار ، مسکراہٹ ، چہرہ کھل اٹھنا کبھی ۔ یہ وہ چیزیں تھیں جس نے ترجمے کے مضمون میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا ۔ میرے علم میں آج تک کوئی ایسا ترجمہ کرنے والا نہیں آیا جو اپنے چہرے کے انداز ، الفاظ کے چناؤ اور طرز کلام میں مکمل بات کرنے والے سے ہم آہنگی کرلے ۔ بڑے اچھے ترجمے کرنے والے جرمنی میں بھی ہیں مگر یہ جو باتیں ہیں یہ بالکل ایک عجیب شان تھی اور یہی وجہ تھی کہ ساری دنیا میں اس لحاظ سے وہ بہت ہی ہر دلعزیز تھے

ان کو پچھلے دنوں کسی کام سے مصر جانا ہوا ۔ مصر میں ان کو پہلی بار دل کا حملہ ہوا جو بہت ہی شدید تھا ۔ لیکن اصرار کیا کہ مجھے لندن واپس جانا ہے ۔ ڈاکٹروں نے پہلے تو صاف انکار کردیا کہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ، آپ کی صحت اجازت ہی نہیں دیتی مگر معلوم ہوتا ہے کہ اصرار اتنا زیادہ تھا کہ آخر وہ مان گئے اور یہاں آنے کی اجازت دی ۔

وہاں بیٹھے ہوئے حال یہ تھا کہ جب لقاء مع العرب کا پروگرام دیکھا کرتے تھے تو روتے جاتے تھے کہ کاش میں پھر جاؤں اور ساتھ بیٹھ کر میں یہ ترجمہ سنبھالوں ۔ عشق تھا اس کام سے اور خدمت دین کے ساتھ تو ویسے ہی ایسا عشق کہ تراجم میں ، تفسیر کبیر کے ترجمہ میں ، ہر دوسرے کام میں صف اول کے مخلص ، فدائی انصار اللہ میں سے تھے ۔ "

اسلام اور احمدیت سے محبت

خلافت سے انہیں جو عشق تھا اور حضورانور سے انہیں جو محبت تھی اس کا اندازہ خود حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کسے ہوسکتا ہے ۔ آپ حال ہی میں مسجد فضل لندن کے قریب فلیٹ میں رہائش پذیر ہوگئے تھے اور اس نئے گھر کو دیکھ کر بے حد خوش تھے اور خوشی سے پھولے نہیں سما رہے تھے اور یہی حال ان کی بیگم صاحبہ اور ان کی صاحبزادی تحیہ کا تھا ۔ کہ میں اب یہاں حضور کے قریب آگیا ہوں اور کیا چاہیئے ! انہیں یہاں اتنی خوشی اور مسرت تھی جو پہلے کبھی نہیں دیکھی ۔ بار بار یہی کہتے یہاں حضور کے پاس ، حضور کے قریب میں آ گیا ہوں ۔ یہ تو جنت ہے ۔ سٹنگ روم کے شیشے سے باہر دیکھتے ہوئے کہنے لگے یہاں سے حضور آتے جاتے نظر آئیں گے ۔ بس ان کی ہر وقت یہی تمنا تھی کہ حضور کے قرب میں ، حضور کے قدموں پر جان نچھاور کر دوں ۔ خدا کی تقدیر نے حیرت انگیز طریق پر ان کی قلبی خواہش کو پورا کیا ۔

جیسے ہی مصر سے واپس لندن پہنچے تو حلمی صاحب فرمانے لگے ۔ مصر میں بیماری کی وجہ سے چالیس دن تک بستر پر سیدھا نہیں لیٹ سکا بلکہ بیٹھے ہوئے تکیے گود میں رکھ ان پر سر لٹکا کر سوتا رہا مگر یہاں پہنچا ہوں تو مجھے سکون مل گیا ہے ۔ اور ان کو بستر پر سیدھا لیٹے ہوئے دیکھ کر ان کی بیگم صاحبہ بے حد خوش تھیں اور اسی وقت مصر بچوں کو ٹیلی فون کیا کہ تمہارے ابا آج اتنے دنوں کے بعد پہلی بار بستر پر سیدھے لیٹ کر سوئے ہیں ۔ اس روز فرمانے لگے کہ اگرچہ میرے بچے تو مصر میں ہیں لیکن یہ میرا گھر ہے میں یہاں بہت خوش ہوں ۔ میں جلد سے جلد یہاں آنا چاہتا تھا ، وہاں میرا دل نہیں لگتا تھا ۔ میں جلد حضور کے پاس جانا چاہتا تھا ۔

آپ میں خدمت دین کا غیرمعمولی جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا ۔ التقوی کی بروقت اشاعت کا فکر ہر وقت دامن گیر رہتا تھا چنانچہ بیماری کے دوران فرمانے لگے حضور کا رمضان المبارک سے متعلق پہلا خطبہ مل جائے تو اس کا ترجمہ کرکے اس ماہ کے ایشو میں دینا چاہتا ہوں ، رسالہ لیٹ ہو رہا ہے ۔ میں ایک دو دن میں ترجمہ کردوں گا اور ایک دن میں تحیہ میری بیٹی اسے ٹائپ کردے گی ۔

پھر فرمانے لگے کہ ابھی میں ٹی وی پر مصری عالم الشعراوی کا درس القرآن سن رہا تھا اور سوچ رہا تھا کہ ان بے چاروں کو قرآن کے علوم کا کیا پتہ ۔ صرف سطحی باتیں کرتے ہیں ۔ آج قرآن کا علم حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خلفاء کے پاس ہے ۔ یہ لوگ اندھیروں میں ہیں ۔الحمدللہ خدا نے ہمیں نور میں بسایا ہے ۔ احمدیت نہ ہوتی تو پتہ

نہیں ہم بھی اندھیروں میں بھٹکتے ہوتے ۔ فرمانے لگے کہ حضور کے درس القرآن جلد مرتب ہو کر ملیں تو ان کا بھی عربی میں باقاعدہ جلد ترجمہ ہونا چاہئیے ۔

الحاج السید حلمی صاحب کو جنون تھا کہ وہ کسی طرح جلد سے جلد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کے خلفائے کرام کے ارشادات اور تحریرات کو عربی میں ڈھال دیں ۔ ایک دفعہ فرمانے لگے کہ میں نے بہت سا عمر کا حصہ دنیا کے کاموں میں کھو دیا ۔ پتہ نہیں میری عمر کتنی باقی ہے ۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ روحانی خزائن جلد سے جلد عربوں تک پہنچیں ۔ اور بلامبالغہ بعض دنوں میں تفسیر کبیر کے ترجمہ کے دوران اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بعض خطبات کے ترجمہ کے وقت آپ نے 18 سے 20 گھنٹے تک روزانہ کام کیا ہے ۔ کئی دفعہ تو کھانے اور پینے کی بھی ہوش نہیں رہتی تھی ۔ فرماتے تھے کہ میں وقت ضائع کروں گا اس لئے کئی دفعہ اسی طرح کام میں مصروف رہتا ہوں ۔

اردو زبان نہ آنے کا انہیں بے حد افسوس تھا ۔ فرمانے لگے افسوس ہے کہ مجھے اردو نہیں آتی اگر مجھے انگریزی میں حضرت اقدس اور خلفائے کرام کے مضامین وغیرہ مل جائیں تو عربی میں ترجمہ کر ڈالوں ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے آپ کو بے حد عشق تھا اگر کوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کا یا سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا واقعہ سنتے تو چشم پرآب ہوجاتے اور فرماتے ہمیں تو ان باتوں کا پتہ ہی نہیں ۔ کیا یہ واقعہ انگریزی میں لکھا ہوا کہیں مل جائے گا تاکہ میں اس کا ترجمہ کرسکوں ۔

سانحہ ارتحال

12 فروری کو جب وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر میں آئے ہیں تو اسی وقت انہیں دل کا شدید دورہ پڑا جو جان لیوا ثابت ہوا ۔

نماز جنازہ و تجہیز و تکفین

آپ کی وفات کے بعد آپ کی نعش مبارک کو جماعت احمدیہ کے گیسٹ ہاؤس 41 گریسن ہال میں رکھا گیا ۔ حضور انور درس القرآن کے بعد گیسٹ ہاؤس میں تشریف لائے اور مکرم السید حلمی الشافعی صاحب مرحوم کے چہرہ مبارک کو محبت سے بوسہ دیا اور حضور اشکبار ہوگئے اور پھر تابوت کو کندھا دے کر مسجد فضل لندن میں لائے ۔ نماز ظہر سے قبل حضور انور نے آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب و خواتین نے شرکت کی ۔ آپ کی تدفین بروک وڈ کے قبرستان میں ہوئی جہاں مکرم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ انگلستان نے دعا کروائی ۔

کینیڈا میں نماز جنازہ غائب

یہاں مقامی طور پر مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب ، امیر و مشنری انچارج کینیڈا نے حضرت الحاج السید محمد حلمی الشافعی صاحب کے غیرمعمولی اخلاص و محبت ، ایثار و وفا ، اطاعت و شرافت اور حضور انور سے بے پناہ محبت و عشق اور دیگر اوصاف حمیدہ کا تذکرہ کیا اور لقاء مع العرب ، التقوی ، تراجم وغیرہ کی خدمات کو سراہا اور آپ کی بعض دیگر اہم دینی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا ۔ مسجد بیت الاسلام ، ٹورانٹو میں جمعۃ الوداع کے بعد مکرم امیر صاحب نے آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی اور آپ کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے پرسوز دعا کروائی جس میں ایک بہت بھاری تعداد میں احباب و خواتین نے شرکت کی ۔ مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب ان دنوں مسجد بیت الاسلام ، ٹورانٹو میں اعتکاف بیٹھے ہوئے تھے اور ایک غیرمعمولی اکثریت نے ان سے الحاج السید محمد حلمی الشافعی صاحب کی اچانک وفات پر دلی تعزیت کی ۔

دعائے خیر

آپ کا بہت ہی پیارا وجود تھا جو بھی ان سے ملا وہ اس کے دل میں بس گئے ۔ محبت ، انکسار ، عاجزی ، فروتنی ، نظام جماعت کا حد درجہ احترام ، کامل اور غیرمشروط اطاعت ، خلیفہ وقت سے بے پناہ عشق ، اخلاص ، وفا ، تنگی و تکلیف ہر حال میں خدمت اور خدمت دین ایسی مثالی کی کہ ان پر رشک آتا ہے کہ خدایا تونے مسیح پاک ؑ کو کیسے کیسے ہیرے اور جواہر عطا کئے ہیں ۔ الھم زد فزد

حضرت الحاج السید محمد حلمی الشافعی صاحب کی اچانک وفات سے یقیناً ایک خلا پیدا ہوا ہے لیکن ہمیں یقین کامل ہے کہ اس جماعت کا ایک مولا ہے ، وہی ہمارا کارساز ہے ۔ زندہ جماعتیں اپنے نیک اسلاف کی یادوں کو ہمیشہ زندہ رکھا کرتی ہیں ۔ اور ان کے بعد ہمیشہ ویسے ہی عظیم خصال حمیدہ رکھنے والے اور ویسے ہی حسین اور رفیع الشان اعمال حسنہ بجالانے والے ان کی جگہ پر آتے رہتے ہیں ۔ اور اب بھی ایسا ہی ہوگا ۔ انشاء اللہ

ادارہ حضرت الحاج السید محمد حلمی الشافعی صاحب کی اچانک وفات پر ان کی بیگم صاحبہ اور ان کے تمام عزیز و اقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے اور دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور ان کی وفات سے جو خلا پیدا ہوگیا ہے اس کو اپنے فضل سے جلد پورا فرمائے ۔ اور ان کی بیگم صاحبہ اور ان کی تمام اولاد کو ان کی نیکیوں کا وارث بنائے ۔ آمین

ولادتیں

○ اللہ تعالیٰ نے مکرم طاہر اعجاز صاحب سیکرٹری تبلیغ ونی پیگ کو بیٹی عطا فرمائی ہے جس کا نام " سمیعہ " تجویز کیا گیا ہے ۔ یہ بچی مکرم ڈاکٹر اعجاز احمد قمر صاحب آف مسی ساگا ایسٹ کی پوتی اور مکرم چوہدری نورالدین صاحب آف ماڈل ٹاؤن لاہور کی نواسی ہے ۔

○ مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب ، سیکرٹری مال آٹوہ اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے صاحبزادے مکرم حاشر احمد صاحب ، سیکرٹری اشاعت ، آٹوہ کو اللہ تعالیٰ نے پہلے بیٹے سے نوازا ہے ۔ حضور انور نے بچے کا نام " مصور احمد " تجویز فرمایا ہے ۔ یہ بچہ وقف نو سکیم میں شامل ہے ۔

○ اور ان کے دوسرے صاحبزادے مکرم نسیم احمد حامی صاحب ، آٹوہ کو اللہ تعالیٰ نے بیٹی سے نوازا ہے ۔ حضور نے اس بچی کانام " نائمہ نسیم حامی " تجویز فرمایا ہے ۔ یہ بچی وقف نو سکیم میں شامل ہے ۔

○ اور ان کے داماد مکرم قریشی محمد انیس ساجد صاحب ، سیکرٹری تحریکات ، آٹوہ کو اللہ تعالیٰ نے بیٹی سے نوازا ہے ۔ حضور نے اس بچی کا نام " سائرہ قریشی " تجویز فرمایا ہے ۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مصاف داؤد صاحب آف شکاگو ، امریکہ کو بیٹے سے نوازا ہے ۔ نومولود کا نام " امان داؤد " تجویز کیا گیا ہے ۔

○ مکرم خالد رشید صاحب باجوہ ، ویسٹن کو خداتعالیٰ نے بیٹے سے نوازا ہے ۔ یہ بچہ وقف نو سکیم میں شامل ہے ۔ حضور انور نے نومولود کا نام " عاصم رشید باجوہ " تجویز فرمایا ہے ۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو صحت و سلامتی والی زندگی عطا کرے اور اسلام اور احمدیت کا سچا خادم بنائے اور اپنے والدین کے لئے قرۃ العین ثابت ہوں ۔

دعائے مغفرت

○ محترمہ وزیر بیگم صاحبہ زوجہ مکرم قاضی شریف الدین صاحب آف کوئٹہ 28 جنوری 1996ء کو وفات پاگئیں ۔ اناللہ واناالیہ راجعون موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں ۔ مرحومہ محترمہ نسرین بیگم ملک صاحبہ ، صدر لجنہ اماء اللہ کوئٹہ کی والدہ ماجدہ اور محترمہ بشریٰ رسول صاحبہ آف ویسٹن کی نانی جان تھیں ۔ صوم و صلوۃ کی پابند خلیق و ملنسار اور مستجاب الدعوات خاتون تھیں ۔

○ محترمہ نسیم بیگم صاحبہ زوجہ مکرم میجر میر محمد عاصم صاحب پاکستان میں 29 جنوری 1996ء کو فوت ہوگئیں ۔ اناللہ واناالیہ راجعون○ مرحومہ مکرم کرنل مدثر احمد صاحب سعید آف بریمپٹن کی بیگم کی خالہ تھیں ۔

○ مکرم عبدالشکور صاحب بٹ صدر جماعت احمدیہ وینکوور کے والد محترم عبدالحی بٹ صاحب 4 فروری 1996ء کو وفات پاگئے ۔ اناللہ واناالیہ راجعون ○ مرحوم محترمہ ناصرہ زبیری صاحبہ آف بریمپٹن کے دادا جان تھے ۔

○ محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم عبدالرحمن خان صاحب آف مردان 8 فروری 1996ء کو وفات پاگئیں ۔ اناللہ واناالیہ راجعون ○ موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں ۔ مرحومہ مکرم عبدالحکیم صاحب آف مارکھم کی والدہ ماجدہ تھیں ۔

○ مکرم خلیل احمد صاحب اسلم بعمر 50 سال جگر میں کینسر کی وجہ سے 9 فروری 1996ء کو جرمنی میں وفات پاگئے ۔ اناللہ واناالیہ راجعون ○ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ دو بیٹے یاد گار چھوڑے ہیں ۔ آپ محترم ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم کے صاحبزادے اور محترمہ آصفہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم سید عبدالمومن صاحب ، سیکرٹری تربیت ویسٹن کے ماموں تھے ۔

○ مکرم مرزا عطاء الرحمن صاحب ربوہ میں 10 فروری 1996ء کو وفات پاگئے ۔ اناللہ واناالیہ راجعون ○ موصی تھے بہشتی ربوہ میں دفن ہوئے ۔ مرحوم بڑے مخلص ، فدائی ، صوم و صلوۃ کے پابند ، خلیق ، ملنسار ، بڑے ہمدرد اور خوش مزاج طبیعت کے مالک تھے ۔ آپ محترمہ خالدہ وقار صاحبہ ، مسی ساگا ایسٹ ؛ محترمہ صادقہ بصیر حی صاحبہ آٹوہ ؛ محترمہ بشریٰ طیبہ اطہر صاحبہ آٹوہ ؛ محترمہ طاہرہ روحی شاہ صاحبہ لندن کے والد ماجد تھے اور مکرم مرزا فضل الرحمن صاحب آف مالٹن کے بڑے بھائی تھے ۔ ادارہ مکرم مرزا عطاء الرحمن صاحب کے تمام عزیزواقارب سے ان کی وفات پر اظہار تعزیت کرتا ہے ۔

○ مکرم عبدالکریم خان صاحب بعمر 77 سال لاہور میں 21 فروری 1996ء وفات پاگئے ۔ اناللہ واناالیہ راجعون ○ مرحوم مکرم مبشراحمد خان صاحب ، مسی ساگا ویسٹ کے والد محترم تھے ۔

○ مکرم سید فضل الرحمن صاحب فیضی آف منصوری کے سب بڑے صاحبزادے مکرم سید عزیزالرحمٰن صاحب 23 فروری 1996ء کو اسلام آباد ، پاکستان میں بعمر 65 سال گردوں میں انفیکشن کی وجہ سے وفات پاگئے ۔ اناللہ واناالیہ راجعون ○ آپ اسلام آباد میں دفن ہوئے ۔ مرحوم مکرم حسن محمد خان صاحب عارف ایڈیٹر احمدیہ گزٹ کینیڈا کے برادر نسبتی اور مکرم سید شریف احمد صاحب آف منصوری کے تایا زاد اور خالہ زاد بھائی تھے ۔ ادارہ محترمہ سیدہ اختر بیگم صاحبہ اور ان کے دیگر عزیز و اقارب سے مکرم سید عزیزالرحمن صاحب کی وفات پر اظہار تعزیت کرتا ہے ۔

نماز جمعہ کے بعد مسجد بیت الاسلام ، ٹورانٹو میں مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر و مشنری انچارج کینیڈا نے ان مرحومین کی نمازہ جنازہ غائب پڑھائی ۔ اللہ تعالیٰ ان کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور مرحومین کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند کرے ۔ آمین